UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234569
UNIVERSAL
LIBRARY

بعنایت حضرت احکم الحاکمین

[illegible]

[illegible]

امداد [illegible]

[illegible]

در مطبع مطلع نور کانپور باہتمام [illegible] لال [illegible] طبع یافت

۹۰۳۶

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام خدا بخشش کرنیوالی مہربان کے سب تعریفات اسکے لیے ہی بڑا انعام اوسکا ہمپر یہ ہی کہ بہیجا اوسنے ہماری ہدایت کے لیئے رسول اکرم فخر بنی آدم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو ۵ سید الکونین ختم المرسلین

خمسہ

آخر آمد بود فخر اولین
شفیع الخلق ختم المرسلین ہی
ذرا مجھکو نہین شبہ یقین ہی
قیامت کا شفیع اولین ہے
پہلا امداد کیون امدو کمین ہے
محمد ہیان رسول آخرین ہے

فقیر سید امداد العلی ولد مولوی سید غلام مصطفی اکبرآبادی سب اہل اسلام کی خدمت مین گذارش کرتا ہی کہ ایک استفتاء التراویح جسکو مولوی محمد صاحب غازیپوری اور مولوی سراج الدین اور مولوی عبد الرحمن صاحب صدر امین وغیرہم نے تحریر فرمایا تہا اور اوسمین سخت کلامیان بہری ہوی تہین اوسکا جواب مسمی نور الہدی ایک ہفتہ مین تحریر ہوا اور چہپ کر تقسیم بہی ہوگیا یہ دوسرا جواب ہے مسمی بہ امداد السنۃ باستیفای روایات حدیث وشروح حدیث وروایات کتب فقہ حنفی جمع ہوکر دوسرے ترتیب سے مرتب ہوا تاکہ سب مسلمان بہائیون کو اوسکے دیکہنے

بننے سے فائدہ تامہ سوچئے جو بزرگ جواب اسکا تحریر فرماوین تو مہربانی کرکے سہنت
سے خاکسار کو معاف کرین اور امر حق سے تجاوز نفرما کے انصاف کرین ترتیب
اسکی دو باب پر ہے **باب اول** رد اصل مقصود استقامۃ التراویح مین ہے اور
باب دوم رد مین شبہات اصحاب استقامۃ التراویح کے **باب اول** مخفی نرہے کہ
راقم نفس قیام رمضان کو جسکو نماز تراویح کہتے ہین بدون تخصیص و تعیین عدد رکعات سنت
جانتا ہو کہ اوسپر ترغیب و تحریص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے چنانچہ
مسلم نے اپنی صحیح مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے صحابہ کرام کو قیام رمضان مین بدون اسکے کہ حکم فرماوین
اوسمین ساتھ تاکید اور ایجاب کے پس فرماتے تھے جو شخص کہ قیام کرتا ہے رمضان کا
از روی ایمان اور تصدیق بہ ثواب اور طلب اجر و ثواب کے بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے
جو آگے ہو چکے ہین اور ابن ماجہ نے اپنے سنن مین عبد الرحمان بن عوف سے روایت
کیا ہے کہ کہا عبد الرحمان بن عوف نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا مہینے
رمضان کا پس فرمایا آپ نے کہ یہ مہینہ ہے کہ فرض کیا ہے اللہ تعالی نے واسطے
تمہارے اوسکے روزہ کو اور سنت کیا ہے مینے تمہارے لیئے اوسکے قیام کو
پس جو شخص کہ روزہ رکھتا ہے رمضان کے مہینہ کے اور قیام کرتا ہے اس مہینہ کا از روی
ایمان اور طلب ثواب کے تو نکل آتا ہے اپنے گناہون سے مانند اوس دن کے
کہ جنا تھا اوسکو ماں اوسکی نے اور آٹھ رکعت تراویح کو فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتا ہے
اور بیس رکعت سنت خلفای راشدین ہین کہ اسی پر آجتک عمل اپنا ہی لیکن صرف کلام اسمین ہے
کہ جو شخص آٹھ رکعت تراویح اس نظر سے کہ عدد ثابت آنحضرت سے آٹھ ہی رکعت ہی پڑھی
تو بموجب اس آیت کریمہ کے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ آیا ملام ہے یا نہین اور
مستحق ثواب اتباع آنحضرت ہے یا نہین اور ظاہر یہ ہے کہ یہ شخص ملام نہین بلکہ مستحق ثواب اتباع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں مروی ہے کہ عبداللہ ابن عمر نے سفر میں سنتیں نہ پڑھیں اور لوگون سے کہا کہ صحبت پائی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر وقت تک لیکن نہ زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دو رکعت فرض پر سفر میں پھر فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ گو بیس رکعت پڑھنے میں بھی بسبب اتباع سنت خلفای راشدین اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے تو معلوم کرنا چاہیے کہ قول مولوی محمد زین العابدین نے کہ جسپر تصحیح مولوی محمد فصیح غازیپوری کی بھی لکھا ہے کہ پڑھنا تراویح کا سنت موکدہ ہے اور تعداد اسکی بقول صحیح بیس رکعت ہے چنانچہ تمام کتب معتبرہ میں موجود ہے انتہی پھر اس تقریب میں جو روایات نقل کیں وہ یہ ہیں فی الدر المختار التراویح سنۃ موکدۃ وہی عشرون رکعۃ وفی رد المحتار وہی عشرون رکعۃ وہو قول الجمہور وعلیہ عمل الناس شرقا وغربا وفی الکافی س فی رمضان عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات انتہی معتمدات سے نقل کیا فی فتاوی الحجۃ التراویح سنۃ موکدۃ باجماع الصحابۃ رضی اللہ عنہم وعمل الامۃ ومن انکرہا سنۃ فہو مبتدع ضال غیر مقبول الشہادۃ وفی الزادی سنۃ لا یسع ترکہا اولا منۃ اجمعت علی ادائہا وجوازہا ولم ینکرہا احد من اہل القبلۃ الا الروافض یصلون فی کل لیلۃ عشرین رکعۃ اور دوسرے مولوی عبد الرحمان صاحب صدرامین نے لکھا کہ تمام کتاب فقہ بالامال ہے کہ تراویح بیس رکعت سنۃ موکدہ ہے اور تیسرے مولوی عبد الاحد خانپوری نے بھی بیس رکعت کو سنۃ موکدہ کہا اور چوتھے مولوی علی محمد عباسی نے لکھا تراویح میں سنت موکدہ بیس رکعتہیں اکثر کتب فقہ سے یہی ثابت ہوتا ہے اور اس تقریب میں فتح القدیر سے نقل کیا فالاصح انہا سنۃ لمواظبۃ الخلفاء الراشدین اور پانچویں مولوی شجاعت حسین صاحب اور مولوی امیر علیشاہ صاحب نے بیس رکعت تراویح کو سنت ہی فرمایا اور کہا کہ آنحضرت نے بیس رکعت پڑھی ہیں اور مولوی سراج الدین نے کہا کہ بیس رکعت میں حصر کیا وستقد

تراویح کو سب علمای اہل سنت جماعت نے اور ڈپٹی مولوی فیض احمد نے لکھا ہے بیت
سی کتابون فقہ مین بیس رکعت سنت ہونے تراویح مین صراحۃ مذکور ہی اور اجماع اہل الاسلام
شرقا وغربا اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا جاری و رائج ہین کسی شخص نے اہل اسلام سے
اس وقت تک آج تک خلاف نہین کیا اور مخالف اوسکا مبتدع ہی راقم کہتا ہی کہ جو شخص ان صاحبون
مین سے قائل اسکا ہی کہ بیس رکعت تراویح سنت موکدہ ہین قول اوسکا صحیح غلط ہی اس لیے
کہ سنت موکدہ وہ ہی کہ جسپر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس مواظبت فرمائی ہو جیسا کہ
بملاحظہ عبارات کتب فقہ اور اصول فقہ جو نقشہ مین بعد اسکی مندرج ہین ظاہر ہو جائیگا اور بیس
رکعت کا پڑھنا ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہے چہ جائی کہ مواظبت آپ
کی بیس رکعت پر ثابت ہو اور حدیث ابن عباس مین جو آیا ہی کہ انحضرت پڑھتے تھے رمضان
مین بیس رکعت ساتھ وتر کے سو ایک راوی اوسکا ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ ضعیف ہی اتفاق
ہی نقادین رجال کا اوسکے ضعف پر اور معہذا یہ حدیث مخالف ہی ساتھ حدیث حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کے جو صحیح بخاری وغیرہ مین ہے کہ فرماتی مین حضرت عائشہ کہ نہ تھی انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کہ زیادہ کرتی ہون رمضان مین اور نہ غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر اور ساتھ حدیث
جابر رضی اللہ عنہ کی جو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح مین روایت کی ہے کہ کہا جابر
نے کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان مین اٹھہ رکعتین پھر وتر پڑھائی
پس بعض کتب حنفیہ مین جو سنت موکدہ ہونا تراویح کا لکھا ہی اور یہ لکھا ہی کہ وہ بیس رکعت ہین
تو حتی الامکان اونکی کلام کو محمل صحیح پر حمل کرنا مناسب ہی اسطور پر کہ مراد اونکی تراویح سے
اس حکم مین کہ تراویح سنت موکدہ ہی نفس تراویح ہی نہ عدد معین تراویح کا اور مراد اس سے کہ تراویح
بیس رکعت ہی یہ ہی کہ عدد رکعات تراویح مین مختار اور معمول بیس رکعت مین قطع نظر اس سے
کہ یہ عدد سنت موکدہ ہی یا مستحب پس تقدیر ہی عشرون رکعۃ کی عشرون رکعۃ علی القول
المختار من الاقوال فی عدد رکعاتہا والمعمول بہا ہی بالجملہ سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا اونکی کلام

سے لازم نہین آتا ہی عینی نے صحیح بخاری کی شرح مین لکہا ہے کہ عدد مستحب قیام رمضان
مین اختلاف علما اقوال کثیرہ پر ہے اور اونہین اقوال مین سے قول حنفیہ کو ساتہہ اور بیس
رکعت کی شمار کیا ہے ہر چند نفس تراویح کو بہی سنت موکدہ کہنا بطور جمہور غلط ہے مخالف
اصول کے لیکن بیس رکعت کی سنت موکدہ کہنے سے اہون ہے اور باقی متون اور
شروح اور فتاوای جمہور حنفیہ مین سنت ہونا تراویح کا یا بیس رکعت تراویح کا بدون قید
موکدہ کے لکہا ہے جو کہ تراویح یا بیس رکعت تراویح کا سنت ہونا بمعنی ایسی نفل کے
کہ جسپر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادۃً مواظبت فرمائی ہو متصور نہین ہے اس لیے
کہ تراویح انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد تہے اور نماز تہجد انحضرت پر نزدیک جمہور کے
فرض تہی پس تراویح نفل نہو گی کہ مواظبت انحضرت سے ہمارے لیے سنت ہو جاوے
اور بیس رکعت کا تو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑہنا ہی ثابت نہین ہے پس مواظبت
بیس رکعت پر کیونکر خیال مین آسکتی ہے حمل کرنا سنت کا کتب جمہور مین اس معنی پر غیر
صحیح ہے بلکہ محمل صحیح اوسکے لیئے وہ سنت ہے کہ جسپر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مواظبت نہو اور اس سنت کو مستحب بہی کہتی ہین اور یہ سنت سنت موکدہ نہین ہے گو مواظبت
خلفای راشدین کی نسبت اسپر ہو اس لیے کہ سنت موکدہ اوسی نفل کو کہتے ہین کہ جسپر
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس مواظبت عبادۃً فرمائی ہو نہ اوسکو کہ جسپر خلفا
نے مواظبت فرمائی ہو بدون مواظبت انحضرت کے علاوہ اسکے بیس رکعت تراویح
پر تو مواظبت خلفای راشدین بہی متحقق نہین ہے کہ کسی روایت صحیح سے بیس رکعت
پڑہنا حضرت عمر اور حضرت علی رض اور حضرت عثمان کا ثابت نہین ہوا ہے فصیحیہ شرح
وقایہ الروایۃ مین شیخ ابن حجر سے منقول ہے کہ کہا ابن حجر نے لم اجدہ ای لم اجد مواظبتہ
عن الخلفاء الراشدین یعنی نہین پایا ہے مین نے اوسکو یعنے مواظبۃ کو خلفای راشدین
سے بیس رکعت تراویح پر اور فتاوی قاضی خان مین ہے کہ قال مالک ان یصلی ستا و ثلثین

رکعۃ سوی الوتر لما روی عن عمر و علی رضی اللہ عنہما انہما کانا یصلیان ستۃ وثلثین یعنی امام مالک
نے کہا کہ پڑھے تراویح پڑھنے والا چھتیس رکعت سوائے وتر کے اس لیے کہ روایت کیا گیا ہے
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھتے تھے یہ دونوں چھتیس رکعت باقی رہا یہ امر
کہ بعض کتب فقہ مین جو سنت ہونے تراویح کو بمقابلہ استحباب اصح لکھا ہی تو مراد وہان مستحب سے
ما احبہ السلف ہی نہ وہ کہ سنت ہونا اوسکا انحضرت کے فعل یا قول یا تقریر سے ثابت ہو لیکن
مواظبت اوسکی اوسپر نقلاً نہو پس مراد اصحاب ان کتب کی یہ ہے کہ اصح یہ ہے کہ تراویح سنت
انحضرت ہی اس لیے کہ خود انحضرت نے اسکو سنت فرمایا ہے حیث قال سننت لکم قیامہ
یعنی سنت کیا ہی مین نے تمہارے لیے قیام رمضان کو اور عبارت جواہر اخلاطی جو مندرج
ہو چکی ہے موید اسکی ہے اور جو کہ مستحب ہونا تراویح کا بھی ایک معنی کر صحیح تھا اسلیے کہ مستحب
اوس سنت کو بھی کہتے ہین کہ اوسپر انحضرت نے نفلاً مواظبت نفرمائی ہو لہذا اصحاب ان
کتب نے لفظ اصح کا کہا یعنی جانب مخالف اوسکی صحیح ہے درمختار مین ہے ثم رایت
فی رسالۃ اداب المفتی اذا ذیلت روایۃ فی کتاب معتمد بالاصح او الاولی او الاوفق ونحوہا فلہ
ان یفتی بہا وبمخالفہا ایضاً ایاشاء یعنی پھر دیکھا مین نے رسالہ اداب المفتی مین کہ جب مذیل
کیا جاوے کوئی روایت کسی کتاب معتمد مین ساتھ لفظ اصح کی یا اولی کے یا اوفق کے یا ساتھ
اسکے مانند کے پس جائز ہے مفتی کے لیے کہ فتوی دے ساتھ اوس روایت کے اور
ساتھ مخالف اوس روایت کے بھی جسکے ساتھ چاہے بالجملہ بیس رکعت تراویح کا مستحب
کہنا کسی کتاب کی کتب فقہ معتبرہ حنفیہ مین سے مخالف نہین ہے پس مولوی زین العابدین
مقتدای مولوی محمد فصیح غازی پوری نے جو درمختار سے نقل کیا ہی اوس مین نفس تراویح کو
سنت موکدہ کہا ہی اور عدد مختار تراویح کا بیس رکعت کو بیان کیا ہے اور رد المختار مین جو بیس رکعت
کا قول جمہور اور معمول ناس شرق اور غرب مین ہونا مرقوم ہی تو مراد اوس سے نفس عدد
بیس رکعت ہی نہ سنت موکدہ ہونا اس عدد کا اور وہ جو رد المختار مین ہے کہ سنت موکدہ

ہونا مروی ہی ابی حنیفہ سے تو قطع نظر اسکے کہ یہ روایت ہی ابی یوسف کی ابی حنیفہ سے
کہ نقل کیا ہے اسکو اسد بن عمر نے اور روایت حسن بن ابی حنیفہ سے سنت ہونا تراویح
کا بدون قید موکدہ کے آیا ہی تو محتمل ہے کہ اسد بن عمر نے اپنی فہم سے لفظ موکدہ کو
بڑہایا ہو چنانچہ ہو ایسا ہی وہ جو جامع صغیر مین کہ کتب ظاہر الروایہ سے ہے بلفظ استحباب
اوسکو ذکر کیا ہی بیس رکعت کا سنت موکدہ ہونا اوس سے ثابت نہین ہوتا ہے اس لیے
کہ ابو یوسف نے دو باتون کا سوال امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے کیا تہا ایک اسکا کہ
تراویح سنت ہی یا نہین دوسری اسکا کہ حضرت عمر نے جو بیس رکعت پڑہنے کا حکم دیا تو
یہ اختراع اونکا ہی یا مستند سنت سے تو جواب امر پہلے کا امام نے یون دیا کہ تراویح
سنت موکدہ ہے اور جواب امر دوسرے کا امام نے یہ دیا کہ یہ اختراع حضرت عمر نہین ہے
بلکہ مستند سنت ہی سے ہے گو روایت اوسکی ہم تک نہین پہونچی ہے اور کافی کی عبارت
مین لفظ موکدہ کا نہین ہے اور فتاوی حجتہ مین جو بہ اجماع صحابہ اور عمل امت سنت موکدہ
ہونا تراویح کا مرقوم ہے سو اول اوسمین نفس تراویح کا سنت موکدہ ہونا مسطور ہے
نہ بیس رکعت تراویح کا دوسری سنت موکدہ ہونی باجماع صحابہ سے کیا مراد ہی اگر مراد
یہ ہے کہ سب صحابہ قایل اسکے ہین کہ تراویح سنت موکدہ ہے تو صریح البطلان ہے
اس لیے کہ ایک صحابی سے بھی سنت موکدہ کہنا تراویح کو منقول نہین ہے اور اگر مراد
یہ ہے کہ سب صحابہ نے تراویح کو پڑہا ہے تو پڑہنا سب صحابہ کا اور عمل امت کا اوسپر
دلیل استحباب ہے نہ دلیل سنت موکدہ ہونی کی اور پڑہنا بیس رکعت کا تو ہرگز سب
صحابہ سے ثابت نہین ہوسکتا ہے اور نہ ساری امت کا عمل اسپر ہے موطا امام
مالک اور سنن سعید بن منصور مین ہے کہ امر کیا عمر بن الخطاب نے ابی بن کعب اور تمیم داری
کو گیارہ رکعت تراویح پڑہانیکا اور ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین روایت کیا ہے
کہ فرمایا حضرت عمر نے ابی بن کعب اور سلیمان بن ابی حثمہ سے گیارہ رکعت تراویح

پڑہا ہیکو اور اسیکو امام مالک نے اپنے نفس کے لیئے اختیار کیا ہی اور مختار اسنے بکر ابن
العربی المالکی بہی یہی ہے ایسا ہی عمدۃ القاری مین اور سعید بن منصور نے اپنے سنن
مین اور محمد بن نصر نے کتاب قیام اللیل مین سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ کہتے
تہے سائب بن یزید کہ تہے ہم پڑہتے حضرت عمرؓ کے زمانہ مین رمضان مین تیرہ رکعت
یعنی اٹھہ رکعت تراویح کی اور پانچ رکعت وتر کی اور یہی مختار محمد بن اسحق ہی اور ابن عبد البر نے
استذکار مین اسود بن یزید سے کہ کبار فقہای تابعین سے تہے روایت کیا ہے کہ پڑہتے
تہے اسود بن یزید چالیس رکعت تراویح کی اور سات رکعت وتر کی اور محمد بن نصر نے قیام اللیل
مین روایت کیا ہی امام مالک سے کہ کہا امام مالک نے کہ مستحب ہی تراویح پڑہنا لوگونکو رمضان
مین اڑتیس رکعت پہر سلام پہیری امام اور لوگ پہر وتر پڑہا وے امام لوگونکو ایک رکعت اور کہا
کہ اسی پر ہے عمل مدینہ مین جنید اور سو برس سے آج تک اور مشہور امام مالک سے چہتیس رکعت ہین
اور ابن وہب نے روایت کیا ہے نافع سے کہ کہا نافع نے کہ نہ پایا مین نے لوگونکو مگر
اوس حالت مین کہ وہ پڑہتے تہے تراویح کو اونتالیس رکعت اور وتر پڑہتے تہے اونمین
سے ساتہ تین رکعت کے اور محمد بن نصر نے قیام اللیل مین روایت کیا ہے داود بن قیس
سے کہ صغار تابعین سے تہے کہا داود نے کہ پایا مین نے لوگون کو زمان امارت
ابان بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز مین کہ پڑہتے تہے تراویح کو چہتیس رکعت اور وتر پڑہتے
تہے تین رکعت اور زرارہ بن اوفی قاضی بصرہ سے پڑہنا اٹہائیس رکعت کا مروی ہے اور
سعید بن المسیب سے کہ اکابر تابعین سے تہے چوبیس رکعت پڑہنا مروی ہی اور ابی مجلز
سے کہ تابعین مین سے تہے سولہ رکعت پڑہنا مروی ہے یہ سب روایات فتح الباری اور
عمدۃ القاری مین موجود ہین اور مقام حیرت ہی کہ مولوی عبد الرحمن صاحب صدر امین نے
دعوی کیا کہ تمام کتب فقہ مالامال ہین کہ بیس رکعت سنت موکدہ ہین حالانکہ ایک کتاب فقہ کا بہی
نام نہ لیا کہ ادسمین بیس رکعت کو سنت موکدہ لکہا ہو چنانچہ اس دعوی کا بیہودہ ہونا اسی سے ظاہر

ہونا بلاحظہ روایات کتب فقہ جو مندرج نقشہ ہین ظاہر ہی مولوی صاحب کو چاہئی کہ اس نارسائی
بیجا سے توبہ کرین اور مولوی علی محمد عباسی نے جو لکھا ہے کہ اکثر کتب سے یہی ثابت
ہوتا ہے کہ بیس رکعت سنت موکدہ ہین یہی کذب ہی اکثر کتب سے صرف سنت ہونا
تراویح کا معلوم ہوتا ہے نہ سنت موکدہ ہونا بیس رکعت تراویح کا اور ان مولوی صاحب نے
نقل عبارت فتح القدیر مین تحریف فرمائی ہی کہ لفظ موکدہ کا جو فتح القدیر مین نہ تھا اپنی طرف
سے عبارت فتح القدیر مین بڑہا دیا ہی اور مولوی شجاعت حسین اور مولوی سید
امیر علیشاہ صاحب نے بیس رکعت کو جو سنت بنی کہا ہی اور فرمایا ہے کہ آنحضرت ؐ
نے بیس رکعت پڑہی ہین سو غلط ہی او غنیہ سے جو نقل کیا تو اوسمین صلوۃ التراویح کا
سنت ہونا لکھا ہے نہ بیس رکعت تراویح کا اور دوسری فصل غنیہ مین جو مرقوم ہے
وہی عشرون رکعۃ تو مقصود اوس سے بیان قول مختار عدد رکعات تراویح مین ہے کہ تراویح
سنت نبی بیس رکعت ہی اور مولوی سراج الدین نے جو کہا کہ بست رکعت مین حصر کیا
ہے سنت تراویح کو سب علمای اہل سنت و جماعت نے صریح جہوٹھہ ہے اور نہایت بیباکی
اس مقولہ کی بموجب ابن ہمام صاحب فتح القدیر اور ابن نجیم صاحب بحر الرائق اور طحطاوی محشی
درمختار و غیرہم کا جنہون نے کہ آٹھہ رکعت کو سنت کہا ہے اور امام مالک اور محمد بن اسحق اور
اسود بن یزید اور زرارہ بن اوفی اور ابی مجلز اور سعید بن جبیر او سعید بن المسیب غیرہم کا جنہون
نے عدد غیر بیس رکعت کو اختیار کیا ہی اہل سنت سے خارج ہونا لازم آتا ہی مولوی صاحب بیان
کرین کہ کسنی لکھا ہے کہ سب علماے اہل سنت و جماعت نے سنت تراویح کو بیس
رکعت مین حصر کیا ہی اور جن کتابون کا کہ حوالہ دیا ہی اونمین یہ بات مذکور نہین ہے چنانچہ ترجمہ
صحیح بخاری شیخ الاسلام کو جو دیکھا تو اوسمین کچہہ نشان اسکا نہ ملا اور فتاوی ابراہیم شاہی مین
فتاوی حجۃ سے تراویح کا سنت موکدہ ہونا نہ بیس رکعت تراویح کا سنت موکدہ ہونا باجماع
صحابہ منقول ہی اور کلام متعلق فتاوی حجت مین اوپر ہو چکا ہی او علی ہذا القیاس حال ہی تفسیر عطا

اور شامیہ کا بالجملہ حوالہ ان مولوی صاحب کی سب جہوٹے ہین اگر مولوی صاحب خدا سے نہین ڈرتے ہین تو خلق کی رسوائی سے تو ڈرین کہ آخر کو ایسا جہوٹہ ظاہر ہو جاتا ہے وہ یہ بات نہین ہے کہ جو منہ مین آیا سو کہدیا جیسا کہ جامع مسجد مین منبر پر بیٹھکر فرماتی ہین کہ اشارہ جبرئل ہین اور مولوی فیض احمد صاحب نے جو لکہا کہ بیس رکعت کے سنت ہونے پر اجماع اہل اسلام ہے شرقا وغربا اور بیس رکعت حرمین شریفین مین جاری اور رایج ہین اور کسی شخص نے اہل اسلام سے اس امر مین آج تک خلاف نہین کیا اور مخالف اوسکا مبتدع ہے یہ مولوی صاحب اس کلام مین مولوی سراج الدین صاحب سے بڑہ گئے کہ سب اہل اسلام کا بیس رکعت کی سنت ہونے پر اجماع بیان کیا اب سنو کہ مراد سنت سی اگر سنت موکدہ ہی تو امام نووی نے جو اتفاق علما تراویح کی استحباب پر بیان کیا ہی اوس مین مراد علما سے کیا غیر اہل اسلام ہین اور اگر سنت غیر موکدہ ہے تو اسود بن یزید اور ابو مجلز اور سعید بن المسیب اور سعید بن جبیر اور زرارہ بن اوفی اور محمد بن اسحق اور امام مالک وغیرہم تابعین اور تبع تابعین سے کہ استحباب غیر بیس رکعت کا منقول ہے برعم آپکے اہل اسلام سے شاید خارج ہونگے اور عمل اہل مدینہ کا اور قول اونکا اکتالیس رکعت پر ساتہہ وتر کے جو جامع ترمذی وغیرہ مین منقول ہے دلالت کرتا ہی اسپر کہ مدینہ مین بیس رکعت جاری نہین ہین بہر حال نہین مفتیون کی شان مین وارد ہے کہ افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ان مفتیون کے حال پر کچہ تعجب نہین ہے عجب ہی مستفتی سے کہ ایسے لوگون سے اوسنے فتوی لکہانا چاہا اور لائق افتا ہونا انکا اہل علم سے دریافت کیا۔

روایات کتب اصول فقہ اور کتب فقہ معنی سنت اور اوسکی تقسیم مین طرف سنت ہدی کے جسکو سنت موکدہ بہی کہتی ہین اور طرف سنت زائدہ کے۔

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	تقریر شرح تحریر	وفی فقہ الحنفیۃ ما واظب علی فعلہ مع ترک ما بلا عذر فما لو مع ترک ما بلا عذر لیلزم کونہ ای المواظب علیہ بلا وجوب اذ الواجب لا رخصۃ فی ترکہ بلا عذر ولا یخفی عدم شمولہ لجمیع المسنونات فما لم یواظب ای علی فعلہ مندوب ومستحب۔	اور یہ تعریف سنت کے فقہ حنفیہ مین ہی کہ سنت یعنی موکدہ وہ ہی کہ مواظبت فرمائی آنحضرت نے اوسکے فعل پر ساتھہ کچھہ ترک کے بلا عذر پس کہا فقہائے حنفیہ نے ساتھہ کچھہ ترک کو بلا عذر یعنی اس قید کو بڑہایا تا کہ لازم ای ہونا اوسکا یعنی اوس فعل کا کہ جسپر مواظبت کی گیی ہی بدون واجب ہونے کے آپ کے لیے اسلیے کہ واجب نہین رخصت ہی اوسکے ترک مین بدون عذر کی اور نہین پوشیدہ ہی نہ شامل ہونا اس تعریف کا ساری سنتون کے لیے اور وہ چیز کہ نہین مواظبت فرمائی ہی آنحضرت نے اوسکے فعل پر وہ مندوب ہے اور مستحب۔
۲	کشف بزدوی	ذکر ابو الیسر واما السنۃ فکل نفل واظب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ذکر کیا ہی ابو الیسر نے کہ ائمہ اصولیین سے ہین اور ای پر سنت یعنی موکدہ

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		مثل التشهد فی الصلوات و السنن الرواتب وحکمها انه یندب الی تحصیلها ویلام علی ترکها مع حوق اثم یسیر وکل نفل لم یواظب علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بل ترکه فی حالة کالطهارة لکل صلوة وتکرار الغسل فی اعضاء الوضوء والترتیب فی الوضوء فانه یندب الی تحصیله ولکن لا یلام علی ترکه ولا یلحقه بترکه وزر	پس ہر نفل ہے کہ مواظبت فرمائی ہو اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند تشہد کے نمازوں میں اور سنتوں راتبہ کے اور حکم اون سنتوں کا یہ ہے کہ بلایا جاتا ہے طرف اوسکے حاصل کرنیکے اور ملامت کیجاتی ہے اوسکی چھوڑنے پر ساتھ لاحق ہونے تھوڑے سے گناہ کے اور جس نفل پر مواظبت نفرمائی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ چھوڑ دیا ہو اوسکو کسی حالت میں مانند طہارت کے ہر نماز کے لیے اور مکرر دھونے کے اعضاء وضو میں اور ترتیب کی وضو میں پس تحقیق شان یہ ہے کہ بلایا جاتا ہے اوسکی چھوڑنے پر اور نہیں لاحق ہوتا ہے اوسکو ساتھ اوسکی چھوڑنے کے بوجھ ـــ
۲	صبح صادق شرح منار	وهی نوعان سنة الهدی وهی السنة التی واظب علیه بجهة العبادة فاخذها هدی وترکها ضلالة وزوائد	اور سنت دو قسم ہے سنت ہدی اور وہ سنت ہے کہ مواظبت فرمائی ہو آنحضرت نے اوسپر بجہت عبادت ہونے کے پس لینا

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		وہی التی واظب علیہا من جہۃ الجبلیۃ الانسانیۃ لا من حیث التعبدیۃ وہی مندوبۃ —	اوسکا ہدایت ہی اور چہوڑنا اوسکا گمراہی اور سنت زائدہ اور وہ وہ ہی کہ مواظبت فرمائی انحضرت نے اوسپر بجہت جبلت انسانیہ کے نہ بحیثیت تعبدیہ سے اور وہ مندوب ہے —
۴	فتح الغفار شرح منار	السنن التی لیست بموکدۃ تارۃ یطلقون علیہا اسم السنۃ وتارۃ المستحب وتارۃ المندوب وقد فرق الفقہاء بین الثلثۃ فقالوا ما واظب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی فعلہ مع ترک ما بلا عذر سنۃ وما لم یواظبہ مستحب ان شاء فعلہ وترکہ ومندوب ان ترجح فعلہ علی ترکہ بان فعلہ مرۃ او مرتین والاصولیون لم یفرقوا بین المستحب والمندوب —	وہ سنتین کہ نہین ہین موکدہ کبہی اطلاق کرتے ہین اوسپر نام سنت کا اور کبہی مستحب اور کبہی مندوب اور تحقیق فرق کیا ہی فقہا نے درمیان تین کے پس فرمایا ہے فقہا نے جو چیز کہ مواظبت فرمادین نبی صلعم اوسکے فعل پر ساتہ کچہہ ترک کے بلا عذر سنت ہے اور جسپر مواظبت نفرمائی ہو مستحب ہی اگر برابر ہو کرنا اوسکا اور نکرنا اوسکا مندوب ہی اگر راجح ہو کرنا اوسکا اوسکے نکرنے پر بایں طور کہ کیا ہو اوسکو ایکبار یا دوبار اور اصولیون نے نہین فرق کیا ہی درمیان مستحب اور مندوب کی

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
٥	شرح الوقایة	السنة ما واظب علیه النبی علیه السلام مع الترک احیانا فان کانت المواظبة علی سبیل العبادة فسنن الهدی وان کانت علی سبیل العادة فسنن الزوائد —	سنت وہ ہی کہ جسپر مواظبت فرمای ہو نبی علیہ السلام نے ساتھ ترک کے بعض اوقات مین پس اگر ہو مواظبت بر سبیل عبادت پس سنن ہدی سے ہے اور اگر ہو مواظبت بر سبیل عادت پس سنن زوائد ہین —
٦	مبسوط	السنة سنتان اخذها هدی و ترکها لاباس به کالسنة التی لم یواظب علیها رسول الله صلی الله علیه وسلم وسنة اخذها هدی وترکها ضلالة کالاذان والاقامة وصلوة العید —	سنت دو سنت ہین ایک سنت ہے کہ کہ اخذ اوسکا ہدایت ہی اور چہوڑنا اوسکا باس ہے ہی مانند اوس سنت کی کہ مواظبت نہین فرمائی ہی اوسپر رسول خدا صلعم نے اور دوسرے سنت ہے کہ اخذ اوسکا ہدایت ہے اور چہوڑنا اوسکا گمراہی مانند اذان اور اقامت اور عید کی نماز کے
٧	فتح القدیر	السنة ما واظبه بنفسه صلی الله علیه وسلم	سنة وہ ہی کہ جسکی مواظبت فرمائی ہو آنحضرت صلعم نے ساتھ اپنی نفس نفیس کے
٨	شرح فارسی خلا کیلانی	وحکم الثواب بالفعل والعقاب بالترک فی الهدی وحکم سنت استحقاق ثواب است بکردن واستحقاق عذاب	اور حکم ثواب کا ہی ساتھ کرنیکے اور حکم عقاب کا ہی ساتھ چہوڑنے کے سنت ہدی مین اور حکم سنت کا استحقاق ثواب ہے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		بجا آوردن بی عذر و این و سنت	ساتھ کرنے کے اور استحقاق عذاب
		ہدی ست کہ عبارت از سنتی ست کہ	ہی ساتھ ترک سنت کے بدون عذر کے
		مداومت حضرت پیغمبر علیہ السلام بروی	اور یہ سنت ہدی ہین ہر کہ عبارت
		بقصد عبادت بودہ باشد و عمل کردن	اوس سنت سی ہی کہ مداومت حضرت
		باو تکمیل دین باشد مثل اذان و	پیغمبر علیہ الصلاۃ کی اوسپہ بقصد عبادت
		اقامت و جماعت و سنتہای کہ در	ہوی ہووی و عمل کرنا ساتھ اوسکی
		پنج وقت نماز ست و این را سنت	تکمیل دین سے ہو مانند اذان اور
		موکدہ نیز گویند و اصح باشد کہ سبب	اقامت اور جماعت اور سنتون کی کہ
		استحقاق ثواب بجا آوردن سنت است	پانچ وقت نماز مین ہین اور اس سنت
		کہ کردن او متابعت ست بحضرت	ہدی کو سنت موکدہ بھی کہتے ہین اور
		علیہ السلام و متابعت حضرت موجب	اصح ہو کہ سبب مستحق ہونے ثواب
		ثواب ست و سبب استحقاق	کا ساتھ کرنے سنت کے وہ ہے
		عقاب ترک سنت کہ ترک مخالفت سنت	کہ کرنا اسکا متابعت ہی ساتھ حضرت
		بحضرت علیہ السلام و این موجب	علیہ السلام کے اور متابعت حضرت
		عقاب ست اما ترک سنتہای	موجب ثواب ہی اور سبب استحقاق
		زواید کہ عبارت از سنتہای است کہ مداومت	عقاب کا ساتھ ترک سنت کے
		حضرت علیہ السلام بر آنہا بقصد عبادت	وہ ہے کہ ترک مخالفت ہے ساتھ
		[illegible]	حضرت علیہ السلام کے اور سبب

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		آنحضرت بوده باشد وتارک ان معاتب نمی شود همچون دراز کردن قرارت در نماز وطول رکوع وسجود وخوردن ونوشیدن چیزی بدست راست وپای راست را پیش نهادن در وقت درآمدن در جای ومانند اینها که عمل کردن بانها مستحسن است اما ترک اینها عقابی نیست —	عقاب ہی بس آیہ سنتون روائد کے ترک مین کہ عبادت اون سنتون سے ہین کہ مداومت حضرت علیہ السلام کی اون پر بقصد عبادت نہوی ہو بلکہ بنظر عادت شریف آنحضرت ہون تارک اونکا معاتب نہین ہوتا ہے مانند دراز کرنی قرارت کے نماز مین اور درازی رکوع اور سجود کے اور کہانا اور پینا کسی چیز کا ساتہ سیدہے ہاتہ کے اور سیدہے پاون کو آگی رکہنا وقت آنے کے کسی جگہہ مین اور مانند انکے کہ عمل کرنا ساتہ انکے مستحسن ہے اور ساتہ انکے ترک کے عقاب نہین ہے —

روایات حدیث کہ پڑہنا آنحضرت صلعم اور صحابہ وغیرہم کا اٹہ رکعت تراویح کا اونسی ثابت ہی اور اقوال علما تائید مین اسکی اور روایات کتب فقہ کہ جس مین اٹہہ رکعت کا سنت ہونا مصرح اور روایات شروح حدیث وغیرہ جسمین عدم توقیت عدد تراویح مین مختار ہے ط ط

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	صحیح بخارے	عن ابی سلمہ انہ سال عائشہ رضی اللہ عنہا کیف کان صلوۃ رسول اللہ فی رمضان قالت ماکان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرہ رکعۃ ـ	روایت ہی ابی سلمہ سے کہ انھون نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ کیونکر تھی نماز رسول خدا کی رمضان مین کہا حضرت عائشہ نے نہ تھے آنحضرت زیادہ کرتے رمضان مین اور نہ غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر ـ
۲	صحیح ابن حبان	عن جابر رضی اللہ عنہ قال انہ صلی اللہ علیہ وسلم قام بہم فی رمضان فصلی ثمان رکعات واوتر ثم انتظروہ من القابلۃ فلم یخرج الیہم فاتوہ فقال خشیت ان یکتب علیکم ـ	روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہا جابر نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح پڑھے ساتھ صحابہ کے رمضان مین پ پڑھین آٹھ رکعتین اور وتر پڑھے پس انتظار کیا صحابہ نے آنحضرت کے شب آیندہ مین پس نہ نکلے آنحضرت طرف صحابہ کے پس آئے صحابہ آنحضرت صلعم کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈرا مین اس سے کہ فرض کیا جائے تم پر یعنے تراویح جماعت کے ساتھ ـ
۳	صحیح ابن خزیمہ	عن جابر رضی اللہ عنہ قال صلی بنا	روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعات ثم اوتر فلما کانت القابلة اجتمعنا فی المسجد ورجونا ان یخرج الینا حتی اصبحنا —	کہا جابر نے کہ پڑھی ہماری ساتھ رسول خدا صلعم نے رمضان میں آٹھ رکعتیں پھر وتر پڑھی جب ہوئے شب آئندہ صبح ہوئے ہم مسجد میں اور امیدوار تھے ہم کہ نکلیں آنحضرت طرف ہماری یہان تک کہ صبح کی ہمنے —
۴	مصنف ابن ابی شیبہ	عن السائب بن یزید انہ قال قال ر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و سلیمان بن ابی حثمہ ان یقوما للناس باحدی عشر رکعة —	روایت ہے سائب بن یزید سے کہ تحقیق سائب بن یزید نے کہا کہ کہا عمر بن الخطاب نے ابی بن کعب اور سلیمان بن ابی حثمہ سے کہ تراویح پڑھاویں وہ دونوں لوگونکو گیارہ رکعت —
۵	موطا امام مالک	عن السائب بن یزید قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشر رکعة —	روایت ہے سائب بن یزید سے کہا سائب بن یزید نے کہ امر کیا عمر بن خطاب نے ابی بن کعب و تمیم الداری کو کہ تراویح پڑھاویں وہ دونوں لوگونکو گیارہ رکعت —
۶	سنن سعید بن منصور	ایضاً	ایضاً

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۷	سنن سعید بن منصور	حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنی محمد بن یوسف سمعت السائب بن یزید یقول کنا نقوم فی زمن عمر بن الخطاب باحدی عشر رکعتہ ۔	بیان کیا ہمنے عبداللہ بن محمد نے کہا عبداللہ بن محمد نے کہ بیان کیا ہمسے محمد بن یوسف نے کہا محمد بن یوسف نے کہ سنا مین نے سائب بن یزید سے کہ کہتے تھے سائب بن یزید کہ تھے ہم تراویح پڑھتے زمانہ عمر بن الخطاب مین گیارہ رکعت
۸	قیام اللیل محمد بن نصر المروزی	حدثنا محمد بن اسحاق حدثنی محمد بن یوسف عن جدہ السائب بن یزید قال کنا نصلی فی زمن عمر فی رمضان ثلث عشرہ	بیان کیا ہمسے محمد بن اسحق نے کہ بیان کیا مجھسے محمد بن یوسف نے کہ روایت کرتے تھے محمد بن یوسف اپنی دادا سائب بن یزید سے کہا سائب بن یزید نے کہ تھے ہم نماز پڑھتے بیچ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رمضان مین تیرہ رکعت یعنی آٹھ رکعت او سمین تراویح کے ہوتے تھین اور پانچ رکعت وترکی ۔
۹	فتح الباری شرح صحیح بخاری سے	قال ابن اسحق وہذا اثبت ما سمعت فی ذالک ۔	کہا ابن اسحق نے اور یہ اثبات تر ہی اون امرون سے کہ سنی ہین مین نے اس باب مین

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۰	فتح الباری	والعدد الاول موافق لحدیث عائشة المذکور بعد هذا الحدیث فی الباب والثانی قریب منه	اور عدد پہلا موافق ہے واسطے حدیث عائشہ کے کہ مذکور ہے بعد اس حدیث کے اسی باب میں اور ثانی قریب ہے اوس سے صرف وتر کا فرق ہے کہ اول میں وتر کے تین رکعت ہیں اور ثانی میں وتر کی پانچ رکعت
۱۱	عمدۃ القاری	وقیل احدی عشرة رکعة وهو اختیار مالک لنفسه واختاره ابوبکر بن العربی	اور کہا گیا ہے کہ عدد مستحب تراویح باوتر میں گیارہ رکعت ہے اور یہی عدد ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو مالک نے اپنی نفس کے لیے اور اختیار کیا ہے اسکو ابوبکر ابن العربی مالکی نے
۱۲	ما ثبت بالسنة	وروی انه کان بعض السلف فی عهد عمر بن عبد العزیز یصلون باحدی عشرة رکعة قصدا للتشبه برسول الله صلی الله علیه وسلم	اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ تھی بعض سلف عہد عمر بن عبد العزیز میں کہ زمانہ تابعین کا تھا نماز پڑہتی تھی ساتھ گیارہ رکعت کے واسطے قصد تشبہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۴	رسالہ التراویح سیوطی	قال ابن الجوزی من اصحابنا عن مالک انہ قال الذی جمع علیہ الناس عمر بن الخطاب احب الی وہو احد عشر رکعۃ وہی صلوۃ رسول اللہ قیل لہ احدی عشر رکعۃ بالوتر قال نعم وثلث عشر قریب منہ قال ولا ادری من این احدث ہذا الرکوع الکثیر	روایت کیا ہی ابن الجوزی نے کہ اصحاب ہمارے سے یعنی شافعیہ مین سے ہی امام مالک سے کہ تحقیق امام مالک نے فرمایا ہی کہ وہ عدد کہ جمع کیا ہی اوسپر لوگونکو عمر بن خطاب نے محبوب تر ہے مجکو اور وہ گیارہ رکعت ہے اور وہی نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہا گیا امام مالک سے کہ گیارہ رکعت ساتھ وتر کے یعنی وتر بھی اونہین مین داخل ہے فرمایا امام مالک نے کہ ہان وتر بھی اونہین مین داخل ہی اور تیرہ رکعت قریب اوس سے ہے کہ فرق صرف وتر کا ہی گیارہ مین تین رکعت وتر کی ہین اور تیرہ مین پانچ رکعت وتر کی اور فرمایا امام مالک نے اونہین جانتا ہون کہ کہان سے نکالی گئی ہین یہ رکعتین بہت —

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۴	فتح القدیر	فتحصل من هذا کله ان قیام رمضان سنة احدی عشرة بالوتر فی جماعة فعله علیه السلام وترکه لعذر افاد انه لولا خشیة ذالک لواظبت و لاشک فی تحقق الامن من ذالک بوفاته صلی الله علیه وسلم فیکون سنة وکونها عشرین سنة الخلفاء الراشدین وقوله علیه السلام علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین ندب الی سنتهم ولا یستلزم کون ذالک سنة اذ سنته بمواظبته بنفسه الا لعذر وبتقدیر عدم ذالک العذر انما استفدنا انه کان یواظب علی ما وقع منه وهو ما ذکرنا فیکون العشرون مستحبا وذالک القدر منها هو السنة کالاربع بعد العشاء مستحبة ورکعتان منها سنة وظاهر کلام المشایخ ان السنة	پس حاصل ہوا ان ساری سے کہ قیام رمضان جسکو تراویح کہتے ہین سنت اوسمین گیارہ رکعت ہین ساتھ وتر کے جماعت مین اوسکے کرنی اور اوسکے چھوڑنے سے ساتھ عذر کے فائدہ دیا ہے اسکا کہ اگر نہوتا خوف فرض ہو جانیکا البتہ مواظبت کرتا مین ساتھ اوسکے اور نہین ہے شک متحقق ہونے امن مین اس سے ساتھ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہونگی گیارہ رکعت سنت اور ہونا تراویح کا بیس رکعت سنت خلفائے راشدین کی ہے اور قول علیہ السلام کا کہ لازم پکڑو تم سنت میری اور سنت خلفائے راشدین کو بلاتا ہے طرف انکی سنت کی اور نہین مستلزم ہے یہ اسکے ہونیکو سنت اسلیے کہ سنت وہی ہے کہ جسکی مواظبت فرمائی ہو آپ نے بنفسہ مگر ساتھ

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		عشرون ویقتضی الدلیل ما قلنا فالاولی حینئذ ہو عبارۃ القدوری من قولہ مستحب ـ	عذر کے اور ساتھ تقدیر عدم اوس عذر کی سوال سکے نہین حاصل کیا ہے شیخ نے کہ تحقیق آنحضرت نے مواظبت فرمائی اوس مقدار پر کہ واقع ہوا ہے آپ سے اور وہ گیارہ رکعت ہین ساتھ وتر کی پس ہوئی بیس رکعت مستحب اور اسی واسطے اومین سے کہ گیارہ رکعت ساتھ وتر کے ہین سنت مانند چار رکعت کے کہ بعد عشا کے مستحب ہین اور دو رکعتین اون چار مین سے سنت ہین اور ظاہر کلام مشائخ کا یہ ہے کہ سنت بیس رکعت ہین اور چاہتی ہی دلیل اوس چیز کو کہ کہا ہمنے پس اولی اس وقت مین وہ ہے کہ عبارت قدوری کی ہے اوسکا قول مستحب ـ
۱۵	بحر رائق	وقولہ عشرون رکعۃ بیان لکمیتہا وہو قول الجمہور لما فی الموطا عن یزید	اور قول کنز والیکا بیس رکعت بیان ہے واسطے کمیت اور عدد رکعات

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		بن رومان قال كان الناس يقومون في زمن عمر بن الخطاب بثلث وعشرين ركعة عليه عمل الناس اليوم شرقاً وغرباً لكن ذكر المحقق في فتح القدير ما حاصله ان الدليل يقتضي ان تكون السنة من العشرين ما فعله صلى الله عليه و سلم منها ثم ترك خشية ان يكتب علينا والباقي مستحباً وقد ثبت ان ذلك كان احدى عشرة ركعة بالوتر كما ثبت في الصحيحين من حديث عائشة فاذا يكون المسنون على اصول مشائخنا ثمانية منها والمستحب اثنا عشر ركعة	تراویح کی اور یہی قول جمہور کا ہے اور کئے عدد مستحب مین جو لیل اس امر کی کہ موطا مین ہے یزید بن رومان سے کہ کہا یزید بن رومان نے کہ تہی لوگ تراویح پڑہتے تھے زمانہ عمر بن الخطاب مین تیرہ رکعت اور اسی پر عمل لوگونکا آج مشرق او مغرب مین لیکن ذکر کیا ہے محقق نے فتح القدیر مین کہ جسکا حاصل یہ ہے کہ دلیل چاہتی ہے اسکو کہ ہو سنت بیس رکعت مین سے اوسیقدر کہ کیا ہے اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت مین سے پہر چھوڑ دیا ہے اوسکو بسبب خوف فرض ہونی کے ہمپر اور ہونا باقی بیس رکعت مین سے مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ تحقیق وہ بقدر رکعات کی ہے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			اور اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا گیارہ رکعت ساتھ وتر کے جیسا کہ ثابت ہوا ہی صحیحین مین حدیث عائشہ سے پس اسوقت مین ہونگے مسنون ہمارے مشایخ کے اصول پر آٹھہ رکعت اور مستحب گیارہ رکعت تراویح کی۔
۱۶	طحطاوی	قولہ التراویح سنۃ موکدۃ	قول صاحب در مختار کا تراویح سنتہ موکدہ ہے
		ذکر فی فتح القدیر ما حاصلہ ان الدلیل یقتضی ان یکون السنۃ من العشرین ما فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا ثم ترکہ خشیۃ ان یکتب علینا والباقی مستحبا وقد ثبت ان ذلک کانت احدی عشرۃ رکعۃ بالوتر کما ثبت فی الصحیحین من حدیث عائشۃ رضی اللہ عنہا فاذا یکون المسنون علی اصول مشایخنا ثمانیۃ	مذکور ہے فتح القدیر مین کہ جسکا حاصل یہ ہے کہ دلیل مقتضی ہے کہ ہوں سنت بیس رکعتوں مین سے اوس مقدار کو کیا ہے اوسکو [آنحضرت] صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت مین سے پھر چھوڑ دیا ہے اوسکو بسبب خوف فرض ہوجانے کے ہم [پر] اور ہونا باقی مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ وہ مقدار کیا

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		منہا والمستحب اثنی عشرۃ ۔	اوسکو آنحضرتؐ نے تین گیارہ رکعت ساتھہ وتر کے جیسا کہ ثابت ہوا ہے صحیحین مین حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے پس اسوقت مین ہونگے مسنون ہمارے مشایخ کے اصول پر آٹھہ رکعت بیس رکعت مین سے اور مستحب بارہ رکعت
۱۷	امداد الفتاح	قال الکمال کونہا عشرین رکعۃ سنۃ الخلفاء الراشدین والذی فعلہ النبی صلعم بالجماعۃ احدی عشرۃ بالوتر وما روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر فضعیف انتہی بشرحہ الی ان قال ما قالہ فی العنایۃ یروی انہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ من لیالی رمضان فصلی عشرین رکعۃ ۔	کہا کمال الدین ابن ہمام نے کہ ہونا تراویح کا بیس رکعت سنت خلفای راشدین سے ہے اور وہ کہ کیا ہے اوسکو نبی صلعم نے ساتھہ جماعت کے گیارہ رکعت ہین ساتھہ وتر کے اور وہ جو مروی ہی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی رمضان مین بیس رکعت سوا وتر کے پس ضعیف ہی آخر ہوا کلام کمال الدین

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			ابن ہمام کا اشارہ کرتا ہے ابن ہمام ساتھ روی سکے طرف شمل اوسکے سکے کہ کہا ہی اوسکو صاحب عنایہ نے عنایہ مین کہ روایت کیا گیا ہی کہ تحقیق رسول صلعم نکلے ایک رات مین مہنے تون رمضان مین سے پس نماز پڑھی آپ نے بیس رکعت ـ
۱۸	نفحات رشیدیہ	واختلفوا فی عدد رکعاتہا التی یقوم بہا الناس فی رمضان لا المختار منہا اولا النقص فیہا فاختار بعضہم عشرین رکعۃ سوی الوتر واستحسن بعضہم ستا وثلثین رکعۃ والوتر ثلث رکعات وہو الامر القدیم الذی کان علیہ الصدر الاول والذی اقول بہ فی ذلک ان لا توقیت فیہ فان کان لابد من الاقتداء فالاقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک	اور مختلف ہوے ہین علما عدد رکعات تراویح میں کہ پڑہاتے تھے آنحضرت ساتھ اوسکے لوگون کو رمضان مین کہ کیا مختار ہے اوسمین سے اسلئے کہ نہین نقص ہے رکعات تراویح مین پس اختیار کیا ہے بعض علمانے بیس رکعت کو سوا وتر کے اور مستحسن جانا ہے بعض علمانے چھتیس رکعت کو اور وتر کو تین رکعت علاوہ چھتیس رکعت

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		فانه ثبت عنه صلى الله عليه وسلم انه ما زاد على احدى عشرة ركعة بالوتر شيئا لا في رمضان ولا في غيره والاثر كان يفعلها فهذا هو الذي اختياره للجمع بين قيام رمضان والاقتداء برسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة —	کی اور یہی امر قدیم سبب کہ تھے ہم اسکے معہ اول اور وہ جو کہتا ہوں مین اوسکو امین یہ ہے کہ نہیں توقیت اور تعیین سبب اوسکے عدد رکعات مین لیس اگر ہو کہ صرف یہی اقتدا اسی اقتدا ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امین اسلیے کہ شان یہ سبب کہ ثابت ہوا آنحضرت صلعم سے کہ تحقیق آنحضرت نے نہیں زیادہ کیا سبب گیارہ رکعت پر ساتھ وتر کے نہ رمضان مین اور نہ غیر رمضان مین مگر تحقیق آنحضرت صلعم تھے کہ ادا کرتے تھے اون گیارہ رکعت کو پس یہی وہی کہ اختیار کرتا ہوں مین اسکو بسبب جمع کے درمیان قیام رمضان اور اقتدا کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اللہ تعالی نے البتہ ہے واسطے تمہارے رسول اللہ مین تابعداری نیک —

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۹	مرقاۃ شرح مشکوۃ	اعلم انہ لم یوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التراویح عددا معینا بل لا یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشر رکعۃ لکن کان یطیل الرکعات فلما جمع عمر علی ابی کان یصلی بہم عشرین رکعۃ ثم یوتر بثلث وکان یخفف القراءۃ بقدر ما زاد من الرکعات وکان طائفۃ من السلف یقومون باربعین رکعۃ ویوترون بثلث واخرون بست وثلثین ویوترون بثلث وہذا کلہ حسن ــ	جانو تحقیق شان یہ ہے کہ نہین مقرر فرمایا رسول خدا صلعم نے تراویح مین کوئی عدد معین بلکہ نہین زیادہ فرماتے تھے رسول خدا صلعم رمضان مین اور غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر لیکن تہے طول کر دیتے تھے رکعات کو پس جبکہ جمع کیا لوگونکو عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب پر کرتے ابی بن کعب پڑہاتے تھے لوگون کو بیس رکعت پہر وتر پڑہتے تھے ساتھ تین رکعت کے اور تھے ابی بن کعب کم کرتے تھے قرارت کو بقدر اوسکی کہ زائد ہوئی ہین رکعات سے پس تہا ایک طائفہ سلف مین سے کہ تراویح پڑہتے تھے ساتھ چالیس رکعت کے اور وتر پڑہتے تھے ساتھ

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			تین رکعت کے اور تھا دوسرا گروہ سلف میں سے کہ تراویح پڑھتے تھے چھتیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے ساتھ تین رکعت کے اور یہ سبب انہیں گیارہ رکعت پڑھنا ساتھ وتر کے بطول قرات اور بیس رکعت پڑھنا پھر وتر پڑھنا تین رکعت بتخفیف قرات کے تھا ای
٢٠	نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار	والحاصل الذی دلت علیہ احادیث الباب وما یشابہہا ہو مشروعیۃ القیام فی رمضان والصلوۃ فیہ جماعۃ وفرادی فقصر الصلوۃ المسماۃ بالتراویح علی عدد معین وتخصیصہا بقراءۃ مخصوصۃ لم یرد بہ سنۃ	اور وہ حاصل کہ دلالت کیا ہے اوپر اسکے احادیث باب اور اوسکے نظائر نے مشروع ہونا قیام کا ہے رمضان میں اور نماز بھی اوسمیں رمضان میں جماعۃ اور تنہا پس قصر نماز مسمی بہ تراویح کا عدد معین اور تخصیص اوسکی ساتھ قرات مخصوصہ کے نہیں آیا ہے حدیث سے ساتھ اوسکے سنت
٢١	شرح منہاج سبکی	ہذا امر لیس فیہ خلاف فیہ ذلک ذلک من النوافل من شاء اقل ومن شا	یہ یعنی عدد رکعات تراویح ایسا امر ہے نہیں ہے خلاف اسمیں اسلئے کہ تراویح نوافل کے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		شاء صلی اکثر ولعلهم فی وقت اجازوا تطویل القیام علی عدد الرکعات فصلوا احدی عشرة وفی وقت اجازوا تکثیر عدد الرکعات فصلوا عشرین	سے ہے جو شخص چاہے پڑہے تہوڑے رکعتین وسکی اور جو شخص چاہے پڑہے بہت رکعتین اوسکی اور شاید کہ اونہون نے ایک وقت مین اجازت دی ہو دراز کرنے قیام کے عدد رکعات پر پس گردانا ہوا وسکا گیارہ رکعت اور ایک وقت مین اجازت دی ہو تکثیر عدد رکعات کی پس گردانا ہوا وسکو بیس رکعت

روایات کتب فقہ و حدیث و رجال کہ اونمین ضعف اوس حدیث کا بیان ہی کہ جسمین بیس رکعت تراویح کا پڑہنا آنحضرتؐ سے مذکور ہی

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
١	فتح القدیر	واما ما روی ابن ابی شیبة فی مصنفه والطبرانی وعند البیهقی من حدیث ابن عباس انه صلی الله	اور یہ جو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین اور طبرانی نے بیہقی سے حدیث

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر فضعیف بابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان جد الامام ابی بکر بن ابی شیبۃ متفق علی ضعفہ مع مخالفتہ للصحیح	ابن عباس سے کہ آنحضرت صلعم پڑھتے تھے رمضان میں بیس رکعت سوای وتر کی سو ضعیف ہے بسبب ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان جد امام ابی بکر بن ابی شیبہ کے کہ ایک راوی ہے اسکا کہ اتفاق کیا گیا ہے اوسکے ضعیف ہونے پر باوجود مخالف ہونے اس حدیث کے حدیث صحیح سے ۔
۲	فتح المنان	ولم تثبت روایۃ عشرین رکعۃ منہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو المتعارف الآن الا فی روایۃ ابن ابی شیبۃ من حدیث ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر قالوا اسنادہ ضعیف وقد عارضہ حدیث عائشۃ وکانت اعلم بحال النبی صلعم من غیرہا	اور نہیں ثابت ہوئی ہے روایت بیس رکعت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ وہ متعارف ہے اب مگر روایت ابن ابی شیبہ میں حدیث ابن عباس سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے رمضان میں بیس رکعت اور وتر کہا ہے محدثین نے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			کہ اسناد اس حدیث کے ضعیف ہے اور تحقیق معارض اسکے ہے حدیث حضرت عائشہ رض کے اور وہ صحیح ہے اور تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اعلم ساتھ حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنسبت اپنے غیر کے —
۳	تخریج الرافعی لابن حجر العسقلانی	اخرج البیہقی عن ابن عباس کان یصلی فی شہر رمضان فی غیر جماعۃ عشرین رکعۃ والوتر قال انہ تفرد بہ ابو شیبۃ ابراہیم بن عثمان وہو ضعیف	لایا ہے بیہقی ابن عباس سے کہ تھے یعنی آنحضرت نماز پڑھتے تھے مہینے رمضان میں بغیر جماعت کے بیس رکعت اور وتر کہا بیہقی نے کہ متفرد ہوا ہے ساتھ اسکے ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان اور وہ ضعیف ہے —
۴	نیل الاوطار للشوکانی	بشرح ایضاً	بترجمہ ایضاً
۵	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی	فان قلت روی ابن ابی شیبۃ من حدیث ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی	سو اگر کہے تو کہ روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے حدیث ابن عباس سے کہ تھے رسول خدا

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر قلت ہذا الحدیث رواہ البغوی ابو القاسم البغوی فی معجم الصحابۃ قال حدثنا منصور بن ابی مزاحم حدثنا ابو شیبۃ عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس الحدیث وابو شیبۃ ہو ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی قاضی واسط جد ابی بکر بن ابی شیبۃ کذبہ شعبۃ وضعفہ احمد وابن معین والبخاری والنسائی وغیرہم واورد لہ ابن عدی ہذا الحدیث فی الکامل فی مناکیرہ	کہ پڑہتے تھے رمضان میں بیس رکعت اور وتر کہتا ہوں کہ میں یہ حدیث روایت کیا ہے اسکو ابو القاسم البغوی نے معجم الصحابہ میں کہا بغوی نے کہ بیان کیا ہمسے منصور بن ابی مزاحم نے کہ کہا منصور نے کہ بیان کیا ہمسے ابو شیبہ نے حکم سے اور حکم نے مقسم سے اور مقسم نے ابن عباس سے اس حدیث کو اور ابو شیبہ وہ ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی قاضی واسط جد ابی بکر بن ابی شیبہ کا ہے کاذب کہا ہے اوسکو شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے اوسکو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی وغیرہم نے اور لایا ہے اوس سے ابن عدی اس حدیث کو کامل میں بیچ مناکیر کے
٦	متوسط الازدی	واما نقل عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی اللیلتین خرج فیہما عشرین رکعۃ فہو منکر	اور ایک یہ وہ جو نقل کیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت نے پڑہیں بیچ تین ان

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			ہو وراتون مین کہ نکلے تھے آدہیا بین رکعت پڑہنا منکر ہے ۔
•	خادم للزرکشی	دعوی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فی تلک اللیلۃ عشرین رکعۃ لم یصح	دعوی اسکا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہین ساتھ صحابہ کے اوس رات مین بیس رکعت نہین صحیح ہے ۔
•	تہذیب الکمال لابی الحجاج المزی	ابو شیبۃ ابراہیم بن عثمان لہ مناکیر منہا حدیث انہ کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر قال وقد ضعفہ احمد بن معین والبخاری والنسائی و ابو حاتم الرازی وابن عدی وابو داؤد والترمذی ابو الاحوص بن الفضل الملائی وقال الترمذی فیہ منکر الحدیث وقال الجرجانی ساقط وقال ابو علی النیشاپوری لیس بالقوی وقال صالح بن محمد البغدادی ضعیف لا یکتب حدیثہ وقال معاذ العنبری کتبت الی شعبۃ	ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان اوس سے مناکیر ہین روایتین منکرہ مین سے یہ حدیث ہے کہ تحقیق آنحضرت ع پڑہتے تھے رمضان مین بیس رکعت اور وتر کہا ابو الحجاج مزی نے اور تحقیق ضعیف کہا ہے اوسکو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی اور ابو حاتم رازی اور ابن عدی اور ابو داؤد اور ترمذی ابو الاحوص بن الفضل الملائی نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث مین منکر الحدیث ہے اور کہا جرجانی

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		اسال عنہ اروی عنہ فقال لا ترو عنہ فانہ رجل مذموم	سنے کہ ساقط الحدیث ہے اور کہا ابو علی النیشاپوری نے کہ قوی نہین ہے اور کہا صالح بن محمد البغدادی نے کہ ضعیف ہے نہین لکھی جاتی ہے حدیث اوسکی اور کہا معاذ عنبری نے کہ لکھا مین نے طرف شعبہ کے کہ پوچھا تھا مین شعبہ سے کہ آیا روایت کرون مین ابراہیم ابی شیبہ سے پس کہا شعبہ نے کہ نہ روایت کر تو اوس سے پس تحقیق وہ مرد برا ہے ۔
۵	میزان الاعتدال للذہبی	فی ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابی شیبہ کذبہ شعبہ ثم قال روی عثمان الدارمی عن ابن معین لیس بثقۃ وقال احمد ضعیف وقال البخاری سکتوا عنہ وقال النسائی متروک الحدیث ومن مناکیر ابی شیبہ ما رواہ البغوی	ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابی شیبہ مین ہے کہ کاذب کہا ہے اوسکو شعبہ نے یہ کہا ذہبی نے کہ روایت کیا ہے عثمان دارمی نے ابن معین سے کہ نہین ہے ابراہیم ثقہ اور کہا احمد نے کہ ضعیف ہے اور کہا بخاری نے کہ سکوت کیا ہے ناقدین

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		حدثنا منصور بن ابی مزاحم حدثنا ابو شیبة عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی شہر رمضان فی غیر جماعة بعشرین رکعة والوتر۔	رجال سے اس کے اور کہا نسائی نے متروک الحدیث ہے اور منا کیر ابی شیبہ سے ہے وہ جو روایت کیا ہے بغوی نے کہ حدیث کیا ہم سے منصور بن ابی مزاحم نے کہ کہا منصور نے کہ حدیث کیا ہم سے ابو شیبہ نے حکم سے اور حکم نے مقسم سے اور مقسم نے ابن عباس سے کہتے ہیں رسول اللہ پڑھتے تھے بیچ مہینے رمضان کے بغیر جماعت بیس رکعت اور وتر۔
۱۰	تدریب الراوی شرح تقریب النواوی	البخاری یطلق فیہ نظر وسکتوا عنہ فیمن ترکوا حدیثہ	بخاری اطلاق کرتے ہیں لفظ فیہ نظر کا اور لفظ سکتوا عنہ کا اس راوی میں کہ چھوڑ دیے ہیں محدثین نے اس کی حدیث کو۔

روایات ذیل میں تصریح ہے کہ اتفاق و اجماع ہے

تراویح کی مستحب ہونے پر

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۱	شرح صحیح مسلم للنووی	والمراد بقیام رمضان صلوۃ التراویح واتفق العلماء علی استحبابہا	اور مراد ساتھ قیام رمضان کے نماز تراویح ہے اور متفق ہوئے ہیں علماء نماز تراویح کی مستحب ہونے پر
۱۲	شرح صحیح البخاری للکرمانی	والمراد بالقیام فی رمضان اداء التراویح واتفقوا علی استحبابہا	اور مراد ساتھ قیام کے رمضان میں ادا تراویح ہے اور متفق ہوئے ہیں علماء مستحب ہونے تراویح کے
۱۳	شرح جامع ترمذی لابی الطیب سندھی	واجتمعت الامۃ علی ان قیام رمضان لیس بواجب بل ہو مندوب	اور اجماع کیا ہے امت نے اس پر کہ قیام رمضان یعنی نماز تراویح نہیں ہے واجب بلکہ وہ مندوب یعنی مستحب ہے۔

روایات فقہی میں بیان اختلاف مشائخ در تراویح کی مستحب و سنت ہونے میں لیکن بعض میں تصحیح ہونے سنت کا مذکور ہے اور بعض میں استحباب ہے کہ سنت کا منصوری ہو

بعض مین عبارات صحیح ہونی سنت پر مرقوم ہے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	ینابیع شرح قدوری	اختلف المشایخ فی التراویح قال بعضهم هی نفل وقال بعضهم هی سنة وهی روایة الحسن عن ابی حنیفة وهو الاصح ۔	مختلف ہین مشایخ تراویح مین کہا بعض مشایخ نے کہ تراویح نفل ہے اور کہا بعض مشایخ نے کہ تراویح سنت ہے اور یہ روایت حسن کی ہے ابی حنیفہ سے اور یہی اصح ہے ۔
۲	خلاصة الفتاوی	اعلم ان المشایخ اختلفوا فی کون التراویح سنة انقطع الاختلاف بروایة الحسن عن ابی حنیفة انها سنة ۔	جانو کہ مشایخ مختلف ہوئے ہین تراویح کے سنت ہونے مین اور جاتا رہا اختلاف ساتھ روایت حسن کے ابی حنیفہ سے کہ تراویح سنت ہے ۔
۳	فتاوی عالمگیری	نفس التراویح سنة علی الاعیان عندنا کما روی الحسن عن ابی حنیفة وقیل مستحب والاول اصح	نفس تراویح سنت علی الاعیان ہے نزدیک ہمارے جیسا کہ روایت کیا ہے حسن نے ابی حنیفہ سے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے اور اول اصح ہے ۔

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۴	شرح کنز للزیلعی	الکلام فی التراویح فی مواضع الاول فی صفتها وہی سنة عندنا رواه الحسن عن ابی حنیفة وقیل مستحب والاول اصح لانها واظب علیها الخلفاء الراشدون۔	کلام تراویح مین چند جگہون مین ہے پہلے کلام اوسکی صفت مین اور وہ سنت ہے نزدیک ہمارے روایت کیا ہے اسکو حسن نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے اور اول اصح ہے اسلیے کہ تراویح مواظبت فرمائی ہے اوسپر خلفای راشدین نے۔
۵	مستخلص شرح کنز	اعلم ان التراویح سنة وذکر فی الجامع الصغیر بلفظ الاستحباب والاصح انها سنة۔	جانتو کہ تراویح سنت ہی اور ذکر جامع صغیر مین بلفظ استحباب ہے اور اصح یہ ہے کہ تراویح سنتہ ہی
۶	ماثبت بالسنة	اعلم قد اختلف العلماء فی التراویح ہل تسمی سنة فقال بعضهم لا بل ہی من النوافل وتسمی مستحبا وقال بعضهم تسمی سنة وہو الاصح	جانتو تحقیق مختلف ہوے ہین علما تراویح مین کہ نام رکھی جاوے سنت سو کہا بعض علما نے کہ نہ نام رکھی جاوی سنت بلکہ وہ نوافل سے ہے اور نام رکھی جاوے مستحب اور کہا بعض علما نے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			کہ نام رکھی جاوی سنت اور وہی اصح ہے —
۷	درر البحور	یستحب عشرون واوا بجماعة افضل على الاصح —	مستحب ہیں بیس رکعت تراویح کی اور ادا کرنا ساتھ جماعت کے افضل ہے اور یہ قول اصح ہے —
۸	شرح صحیح البخاری للعینی	وقد اختلف العلماء في العدد المستحب في قيام رمضان على اقوال كثيرة وقيل احدى واربعون الى ان قال وقيل عشرون	اور مختلف ہوئے ہیں علماء عدد مستحب میں بیچ قیام رمضان کی تراویح کے اور بہت قولوں سے کہا گیا ہے کہ عدد مستحب تراویح کا اکتالیس رکعت ہے یہاں تک کہ کہا شیخ نے اور کہا گیا ہے کہ عدد مستحب تراویح کا بیس رکعت ہے —
۹	فصیحیہ شرح وقایۃ الروایۃ	وقول الهداية والاصح انها سنة اي نفس التراويح فافهم قال الشيخ ابن حجر لم اجده اي المواظبة عن الخلفاء الراشدين فافي الهداية ايضا منظور فيه —	اور قول ہدایہ کا اور اصح یہ ہے کہ تراویح سنت ہے یعنی نفس تراویح پس سمجھیو تو اسی مطلب کو کہا شیخ ابن حجر نے نہیں پایا ہے میں نے یعنی مواظبت کو خلفای راشدین سے پس وہ جو ہدایہ میں ہے نظر کی گئی ہے

روایات ذیل میں سنت ہونا تراویح یا بیس رکعت تراویح کا بدون قید عدد کی مسطور ہے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	وقایۃ الروایۃ	سن التراویح عشرون رکعۃ	مسنون ہیں تراویح بیس رکعت
۲	مختصر الوقایہ	سن التراویح	مسنون ہیں تراویح
۳	کنز الدقائق	سن فی رمضان عشرون رکعۃ	مسنون ہے رمضان میں بیس رکعت ۔
۴	کافی	سن فی رمضان عشرون رکعۃ	مسنون ہیں رمضان میں بیس رکعت
۵	تنویر الابصار	التراویح سنۃ	تراویح سنت ہے
۶	نور الایضاح	التراویح سنۃ للرجال والنساء	تراویح سنت ہیں مردوں اور عورتوں کے لیے ۔
۷	منافع	نفس التراویح سنۃ واداؤہا بالجماعۃ مستحب ۔	نفس تراویح سنت ہے اور ادا اوسکا ساتھ جماعت کے مستحب ہے
۸	ارکان اربعہ	صلوۃ التراویح فی رمضان نوع من صلوۃ اللیل وہی سنۃ علینا ۔	نماز تراویح رمضان میں ایک قسم ہے نماز تہجد سے اور وہ سنت ہے ہم پر
۹	جواہر اخلاطی	وہی سنۃ رسول اللہ وقیل ہی سنۃ عمر والاول اصح ۔	اور تراویح سنت رسول اللہ ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ سنت عمر کی ہے اور اول صحیح ہے ۔

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۰	محیط برہانی	التراویح یقال لہا سنة عمر رض لان عمر رضی اللہ عنہ واظب علیہا وسنة رسول اللہ لانہ واظب علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔	تراویح کہا جاتا ہی اوسکو سنت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلیے کہ حضرت عمر رض نے مواظبت فرمائی ہے اوسپر اور سنت رسول اللہ کی وہ ہے کہ مواظبت فرمائی ہو اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

توضیح مقام بہ تنقیح مرام یہ ہے کہ راقم پڑھنے تراویح کو سنت جانتا ہے کہ آنحضرت نے اوسپر بہت رغبت دلائی ہے اور ارشاد کیا ہے سننت لکم قیامہ یعنی سنت کیا ہے مین نے تمہارے لیے قیام رمضان کا اور فرمایا کہ روزہ رکھنے والا رمضان کا اور پڑھنے والا تراویح کا ازروی تصدیق اور طلب ثواب کے گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اوسدن پاک تہا کہ اوسکی ماں نے اوسکو جنا تہا اور بیس رکعت کو عمدہ مستحبات سے سمجہتا ہے چنانچہ خود بہی بیس ہی رکعت پڑہتا ہی لیکن اٹھہ رکعت پڑہنے والیکو کہ بقصد تشبہ و اقتدای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑہتا ہے ملام نہین جانتا ہے بلکہ موجب آیت کریمہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنة بالخصوص اوس وقت مین کہ لوگ اٹھہ رکعت پڑہنے والے پر ملامت کرتے ہون ماجور باجر اتباع سنت اور مستحق ثواب احیای سنت جانتا ہی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اٹھہ ہی رکعت کا پڑہنا ثابت ہی اور حضرت عمر نے ابی ابن کعب اور تمیم داری اور سلیمان بن ابی حثمہ کو گیارہ رکعت پڑہنے پر مامور فرمایا ہے کہ اٹھہ رکعت اونمین تراویح کی اور تین رکعت وتر کے تہین اور یہی زمان عمر مین پڑہنا

ہو گیا ۸ رکعت کو بہ تفصیل مذکور تحقیق ہی اور بعض سلف عہد عمر بن عبد العزیز میں بھی ایسی ہے
پڑھتی تھی تو ملامت آٹھ رکعت پڑھنے پر کیونکر ہو سکتی ہے اور اجماع حصر تراویح پر بیس رکعت میں
کیونکر ہو سکتا ہی مقصود اس تحریر سے صرف رد ہی اونکے کلام کا جو ملامت کرتے ہیں آٹھ رکعت کے پڑھنے
والے پر اور کہتے ہیں کہ سب کتب فقہ مالامال ہیں اس سے کہ بیس رکعت تراویح سنت موکدہ
ہیں کہ یہ ملامت اونکی بے محل ہے اونجر ہوتی ہے حضرت عمرؓ اور صحابہؓ اور سلف پر اور
یہ قول اونکا کذب صریح ہے اسلیئے کہ متون اور شروح جمہور میں سنت موکدہ ہونا اوسکا مذکور
نہیں ہے بلکہ بعض کتب میں اجماع مستحب ہونے تراویح پر مسطور ہے اور اسکا بلو انکار ہمین
ہے کہ کسی کتاب فقہ میں تراویح کا سنت موکدہ ہونا مرقوم نہیں ہے مطلب ہمارا یہ ہے کہ جس نے
بیس رکعت تراویح کو سنت موکدہ لکھا ہے اوسکا کلام موافق اصول حنفیہ نہیں ہے اور مقتضائے
دلیل اوسکا خلاف ہے پس فتوی دینا کسی مذہب والے کو اوس روایت پر کہ موافق اوس مذہب کے
اصول کے نہو اور مقتضائے دلیل اوسکا خلاف ہو بیجا ہے اور جمہور فقہای حنفیہ کے کلام میں کہ صرف
سنت ہونا مرقوم ہے اوسکو محمول سنت غیر موکدہ پر کرنا چاہئے تاکہ روایات موافق اصول اور
ادلہ کے ہو جاویں ظاہرا قائل ہونا ساتھ سنت موکدہ ہونیکے ناشی غلط فہمی کسی ایک شخص
کی ہے اور اوروں نے بلا تامل بدون دلیل کے اقتفا اوسکا کرلیا ہے واللہ اعلم بہرحال
مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری اور مولوی عبد الرحمن صاحب صدر امین کو
واضح ہو کہ جواب اس رسالہ کا صرف لکھدینے روایات سنت موکدہ ہونے تراویح
سے نہوگا جب تک کہ سنت موکدہ ہونی بیس رکعت کو دلیل
سے ثابت نکریں اور جو اعتراضات کہ
استیفاء التراویح پر وارد ہیں
اونکو دفع نکریں
تم

باب دوم دربیان ہفوات استبصار التراویح
و ہفوات مولوی زین العابدین

قولہ ص۳ پڑھنا تراویح کا سنت مؤکدہ ہے اور تعداد اوسکی بقول صحیح بیس رکعت ہے **اقول** سنت مؤکدہ ہونا تراویح کا مخدوش ہے اسلیے کہ تراویح آنحضرت کی نماز تہجد جسکو قیام لیل کہتے ہیں تھی جیسا کہ عینی اور زیلعی نے شروح کنز میں اور شیخ عبدالحق نے فتح سر المنان میں اور بحر العلوم نے ارکان اربعہ میں لکھا ہے اور بقول جمہور قیام لیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا تو مواظبت آنحضرت کی تراویح پر فرضاً ہوگی اور سنت مؤکدہ اوسکو کہتے ہیں کہ جسپر مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفلاً فرمائی ہو اور تعداد اوسکی استحباباً بقول صحیح بیس رکعت ہونا مسلم ہے اور سنت مؤکدہ ہونا بیس رکعت کا بقول صحیح ممنوع ہے کیونکہ سنت مؤکدہ اوسکو کہتے ہیں کہ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلاً مواظبت فرمائی ہو اور بیس رکعت تراویح پڑھنا ہی آنحضرت سے ثابت نہیں ہے چہ جائی کہ نفلاً اوسپر مواظبت آپکی ہو **قولہ** اور یہ مسئلہ ایسا ہی نہیں ہے کہ کسی عالم کو اسمین خلاف ہو **اقول** تراویح کا سنت مؤکدہ ہونا صرف بعض کتب فقہ حنفیہ میں ہے اور باقی متون اور شروح کتب جمہور فقہا میں صرف سنت ہونا اوسکا مسطور ہے کہ وہ محمول اوس سنت پر ہے کہ جسپر آنحضرت نے مواظبت نفلاً فرمائی ہو لیکن بمقابلہ اس سنت کے جو استحباب بعض کتب میں مسطور ہے مراد مستحب ہے ما احبہ السلف سے ہے اور نووی شارح صحیح مسلم اور کرمانی شارح صحیح البخاری اور ابو الطیب شارح جامع ترمذی نے اتفاق اور اجماع اوسکے استحباب پر نقل کیا ہے اور بخلاف بعض علماء اوسکی تعداد میں خود لفظ بقول صحیح سے ظاہر ہے بہرحال یہ کلام کہ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ کسی عالم کو اسمین خلاف ہو صریح کذب ہے **قولہ** اسواسطے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اس نماز کو

ثابت کیا اور بیان حقیقت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو پڑھا تھا اور بسبب خوف فرض
ہو جانے کے ترک کیا تھا اب وہ خوف باقی نہین تو صحابی اس بات کو پسند کیا اور اجماع کیا لہذا
علماؤن نے تصریح اسکی اپنے مقام مین کی ہے جسکا جی چاہے کتب معتبرہ مین دیکھ لے

اقول اول یہ افترا ہی حضرت عمر پر ارشاد ہو کہ کس کتاب معتبر مین یہ روایت آئی ہے کہ حضرت
عمر نے بیان حقیقت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو پڑھا تھا اور بسبب فرض ہو جانے
کے ترک کیا تھا اب وہ خوف باقی نہین تو صحابہ نے اس بات کو پسند کیا اور اجماع کیا دوسرے
مدعا کچھ ہے اور مفاد دلیل کچھ اسلیئے کہ مدعا پڑھنے تراویح کا سنت موکدہ ہونا اور تعداد اوسکے
بقول صحیح بیس رکعت ہونا ہے اور مفاد دلیل صرف اجماع ہے اوس نماز پر کہ جسکو آنحضرت
نے پڑھکر بسبب خوف فرض ہو جانے کے ترک کر دیا تھا اور باب اول مین ظاہر ہو چکا ہی
کہ وہ بیس رکعت نہین بلکہ اٹھ رکعت باجماعت نہین کہ اس سے نہ تراویح کا سنت موکدہ
ہونا نکلتا ہے اور تعداد اوسکے بقول صحیح بیس رکعت نکلتی ہین پس دلیل مفید مدعا نہوئی اور
ہرگاہ دلیل مفید مدعا نہوئی تقریب کیونکر تمام ہوئی اور کتب معتبرہ مین یہ روایت نہین ہے
اور اس مدعا کو اس دلیل سے بیان کیا ہے بہر حال حوالہ کتب معتبرہ غلط ہے **قولہ** صفحہ
۴ اور بڑی غضب کی بات ہے کہ پڑھنے والے اٹھ رکعت کے اپنے تئین متبع سنت
کہتے ہین اور بیس رکعت پڑھنے والیکو بدعتی اور نادان کہتے ہین اصلی قول حضرت عمر فاروق
کہ نعمت البدعۃ ہذہ سند لاتی ہین کہ خود حضرت عمر نے اسکو بدعت قرار دیا ہے **اقول** اٹھ
رکعت پڑھنے والی لاریب متبع سنت نبوی اور سنت صحابہ اور خلفا مین جبکہ بیس رکعت
پڑھنے والے متبع سنت صحابہ اور خلفا مین اور اٹھ رکعت پڑھنے والی ہر گز بیس رکعت پڑھنے والیکو بدعتی نہین کہتے
یہ اون پر افترا ہی اور بدعت کہنا حضرت عمر کا تراویح باجماعت کو مجاز ہے کہ اطلاق
بدعت کا لغوی سنت پر کر دیا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین
لکھا ہے **قولہ** صفحہ ۴ بعد تھوڑی دنون کے یہ فتوی ہو گا کہ تراویح کی نماز بعد تین رات

سے کے بدعت ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات پڑھی ہے بعد
اسکے یہ ترک کیا ہے **اقول** تعیین عدد رکعات تراویح ان چیزون مین سے ہے کہ قیاس
کو اوسمین دخل نہین جسقدر شارع سے ثابت ہو زیادت اور کمی اوسمین نہین ہو جو عدد معین
کہ شارع سے ثابت ہوا اور مواظبت شارع کی بطور نفل عبادت کے ثابت نہو تو وہ عدد سنت
کیونکر نہین ہو سکتا ہے اور جس کام کو آنحضرت نے ایک یا دو بار کیا ہے تو وہ کاری سے لیئے
ہمیشہ کو مستحب ہوجاتا ہے استحباب اوسکا قصور اور نہین دو ایکبار پڑھنے سے رہتا ہے پس جبکہ
آنحضرت نے تین رات اوسکو پڑھا تو بدعت اوسکو کیونکر کہین سکے بلکہ اوسکو مستحب کہنا
چاہیے **قولہ** صفحہ ۴ بڑی بڑی محقق اپنی کتابون کے اندر لکھتے ہین کہ تراویح بیس رکعت
ہی اور مشرق سے مغرب تک عمل اسی پر ہے چنانچہ صاحب در مختار نے صاف لکھدیا ہے
اقول مراد ان محققونکی یہ ہے کہ تراویح استحبابا بیس رکعت ہے نزدیک حنفیہ کے اور مراد
صاحب در المختار یہ ہے کہ اسوقت مین مشرق اور مغرب مین عمل لوگونکا بطور استحباب بیس ہی
رکعت پر ہی تو اس سے لازم نہین آتا ہے کہ آٹھ رکعت بطور سنت پڑھنا درست نہین ہے یا پہلے
اس سے عمل لوگونکا مشرق اور مغرب مین عدد غیر بیس رکعت پر نہ تھا اور کیونکر یہ لازم دیگا کہ جب
سے اکابر نے عدد غیر بیس رکعت کو اختیار کیا ہے علاوہ اسکے اسوقت مین بھی عمل ہونا سب
آدمیونکا مشرق اور مغرب مین بیس ہی رکعت پڑھنے کا دو وجہ سے اول تو مالکیہ اسوقت مین بھی
چھتیس رکعت پڑھتی ہین اور عاملین حدیث تعیین ایک عدد کی نہین کرتے ہین دوسرے معلوم
ہونا عمل سب آدمیونکا مشرق و مغرب مین متعسر ہے پس ناس سے مراد اگر حنفیہ اور شافعیہ ہوان
تو ہو سکتا ہے اور کل ناس مراد نہین ہو سکتی ہین **قولہ** صفحہ ۴ اب انصاف فرمائی کہ تمام
علمای مشرق و مغرب کے اور تمام فضلا اور کملا اور اولیا اور اقطاب اور اوتاد جامع علوم
ظاہری اور باطنی کے مخفی نا واقف تھی اس مسئلہ سے اور یہ حضرت نے عالم دو چار ورق
کے واقف ایسی عالم ہوسے **اقول** تو کل تمام علمای مشرق اور مغرب اور تمام فضلا اور کملا اور اولیا

اور اقطاب اور اولیا کا اختیار کرنا بیس رکعت کو غیر مسلّم ہے دوسرے اونکے عمل سے سنت مؤکدہ
ہونا بیس رکعت کا لازم نہین آتا ہے غایت اوسکی استحباب ہے سو بیس رکعت کے مستحب ہونے
مین کلام اپنے خصم کو نہین ہے اور معلوم نہین کہ اس مجیب نے بنا عالم دو چار ورق کا واقف
ابن ہمام کو کہا یا صاحب بحر رائق اور طحطاوی کو یا اور مشائخ کو جو بیس رکعت کو مستحب کہتے ہین یہ
ابن ہمام وغیرہ کہ محققین حنفیہ مین سے ہین اونکی مقابلہ مین آپ اور آپکے ہم مذہب ایک دو
حرف سے بھی واقف نہین ہین **قولہ** صفحہ ۴ ہم ایسے عالم ہین کہ بارہ سو برس کے بعد
یہ غلطی ہمنے تمام علمای عرب اور عجم کی پکڑی **اقول** بارہ سو برس سے پہلے ایک عالم
نے نہ عرب کا اور نہ عجم کا سنت مؤکدہ ہونے بیس رکعت کا قائل نہین ہوا ہے یہان تک کہ
ائمہ مجتہدین تک سے بھی بیس رکعت کا سنت مؤکدہ ہونا منقول نہین ہے ہان ظاہر کلام بعض
متاخرین فقہا سے یہ مترشح تھا لیکن ابن ہمام نے جو دلیل سے ثابت تھا وہ بیان کر دیا پس
چاہیے کہ کلام ان فقہا کا بھی طرف مقتضای دلیل کے مصروف کر لیا جائے بہر حال بعد
بارہ سو برس کے غلطی تمام علمای عرب او عجم کی پکڑنا ہرگز صادق نہین اسکتا ہے **قولہ**
صفحہ ۵ یہ در پردہ یہ شخص رافضی ہے **اقول** یہ شخص ایسا بیباک ہے کہ ابن ہمام اور صاحب
بحر رائق وغیرہما علمای محققین حنفیہ پر کسطرح زبان درازی کرتا ہے کہ اونکو در پردہ رافضی بناتا ہے
نعوذ باللہ منہ **قولہ** صفحہ ۵ جیسا کہ فرقہ رافضیہ اس نماز کو سنت عمری کہتے ہین نہ سنت
نبوی **اقول** حموی نے حاشیہ اشباہ مین اسکو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ اسمین نظر ہے
اسلئے کہ تحقیق مصرح ہے بہت سی کتب متداولہ معتبرہ مین کہ تراویح بیس رکعت سنت
عمر ہے اسلیے کہ نبی علیہ السلام نے نہین پڑہا ہے بیس رکعت کو بلکہ پڑہای آٹھ رکعت
کو اور نہین مواظبت فرمائی ہے اسپر لو حکم پڑہنے کا کیا ہے حضرت عمرؓ نے بعد آنحضرتؐ
کی بیس رکعت کا اور موافقت اوسکی کی ہے صحابہ نے اسپر اور دعوی استخفاف کا غیر صحیح
مین ہے عبارت حاشیہ اشباہ کے یہ ہے وانما رقی لکتاب الکراہیہ من النظر انه یة الی اٰمد

او قال التراويح سنة عمر كفر لانه استخفاف وهو كلام الروافض وفيه نظر فقد صرح في كثير من التداولات
المعتبرة فانه سنة عمر لان النبي عليه الصلوة والسلام لم يصلها عشرين بل ثماني ولم يواظب على
ذالك وصلاها عمر بعده عشرين ووافقه الصحابة على ذالك ودعوى الاستخفاف في خير المنع اور ایسا ہی
ہے حاشیہ طحطاوی مین **قولہ** صفحہ ۵ اگر غور کرین تو اوتنی عبارت کتاب کافی کی کافی ہے۔
اقول کافی مین لفظ سنت کا ہے اور محمل صحیح اوسکی یہی ہے کہ سنت سے مراد یہان مستحب
ہے یعنی وہ عمل کہ جسپر آنحضرت نے نفلاً مواظبت نہین فرمائی ہے اور یہی عبارت درمختار اور
ردالمحتار کی باب اول مین گذر چکی ہین اوسکے ملاحظے سے ظاہر ہے کہ اون دونون
کتابون سے بہی سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا ثابت نہین ہوتا ہے **قولہ** صفحہ ۵۔ اس
مقام مین یاد آئی وہ حدیث شریف الخ **اقول** مصداق مضمون اس حدیث کے امثال
مفتیان مستفسار التراویح ہین **قولہ** صفحہ ۶ تراویح بتحقیق بیس رکعت ہی **اقول** تراویح میں
رکعت ہی او آٹھ رکعت ہی ہے اور چھتیس رکعت بہی ہے حصر بیس مین ممنوع ہے گو حنفیہ
کے نزدیک عدد مستحب تراویح کا بیس ہے رکعت ہی **قولہ** صفحہ ۶ اور سنت ہے اور یہ سنت
اسواسطے ہے کہ ہمیشگی کیا ہے اسپر خلفانے **اقول** کوئی عمل ہمیشگی کرنے خلفا سے
سنت نہین ہوسکتا ہے جب تک کہ اوسپر مواظبت آنحضرت کی نہ ثابت ہو اور بیس رکعت
کا پڑہنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہے چہ جائی کہ مواظبت آپ کی بیس
رکعت پر ثابت ہو علاوہ اسکے ہمیشگی خلفا مین بہی بیس رکعت پر کلام ہے کسی روایت صحیحہ
سے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان کا پڑہنا بیس رکعت کا ثابت نہین ہے
بلکہ فتاوی قاضی خان مین امام مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی چھتیس
رکعت تراویح کے پڑہتی ستے اور مواظبت خلفای راشدین مین حافظ ابن حجر نے بہی
کلام کیا ہے **قولہ** صفحہ ۶ اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری
سنت بہی لازم پکڑو اور میری خلفا کے سنت سے لازم پکڑو چنانچہ وہ حدیث یہ ہے قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین الہادین المہدیین من بعدی
تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ **اقول** اس حدیث کے معنے مین کئے احتمال ہین اول
اس حدیث مین ایجاب استحبابی ہی پس اس سے سنت خلفای راشدین کا مندوب اور مستحب ہونا
ثابت ہے نہ سنت موکدہ ہونا اور اسکا موید کلام ابن ہمام کا فتح القدیر مین حیث قال قولہ علیہ السلام
علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین ندب الی سنتہم اور تاکد اوس سنت آنحضرت کا کہ جسپر انکی مواظبت
ہوا دلیل سے ثابت ہے نہ اس حدیث سے دوم معنی اسکی یہ ہین کہ لازم پکڑو میری طریقہ کو
اور خلفاء راشدین کی طریقہ کو جسطرح پر کہ ہو فرض کو بطور فرض کے اور واجب کو بطور واجب کے
اور سنت کو بطور سنت کے اور مستحب کو بطور مستحب کے سوم لفظ سنت کا بعد بسنتی کے
سنۃ الخلفاء الراشدین مین معرفہ ہے کہ اعادہ کیا گیا ہے بعد معرفہ کے اور مولوی عبد الاحد
صاحب ایکے ہم مذہب نے اسی استفتاء کے جواب مین صفحہ ۱۰ مین قاعدہ اصول کا بیان
کیا ہی کہ المعرفۃ اذا اعیدت معرفۃ کانت الثانیۃ عین الاولی تو خصم کہہ سکتا ہی کہ مراد سنت خلفاء
راشدین سے وہ سنت ہی کہ سنت آنحضرتؐ کی بھی ہو علاوہ اسکے تعریف الخلفاء کے
کہ جمع محلی باللام ہے واسطی استغراق کی ہے تو اس سے مراد وہ سنت ہی کہ جو سنت سارے
خلفاء کے ہو اور بیس رکعت تراویح ایسی سنت نہین اسلئے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے
قول یا فعل یا تقریر سے بیس رکعت ثابت نہین ہوتے ہین تو بیس رکعت سنت سارے
خلفاء کے نہین ہوئین **قولہ** صفحہ ۶ - اور حدیثین اوسکے صحاح مین موجود ہین جسکا جی چاہے
دیکھلے **اقول** بیان ثواب قیام رمضان کا البتہ احادیث صحاح مین آیا ہے اور بیان
ثواب بیس رکعت تراویح کا کہین صحاح مین نہین ہے اور نفس قیام رمضان محل نزاع نہین ہے
بلکہ محل نزاع بیس رکعت تراویح ہے **قولہ** صفحہ ۶ اور تعداد بیس رکعت کی اور تقرر اوسکا
بالاجماع ہوا ہے **اقول** تعداد بیس رکعت اور اوسکے تقرر بالاجماع ہونے سے مراد
کیا ہے اگر مراد یہ ہے کہ جواز اس عدد کا بالاجماع ثابت ہے جیسے کہ جواز ۸ رکعت کا ثابت

نقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے ثابت ہے قطع نظر کلام سے کہ ثبوت اجماع میں سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا اس اجماع سے ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور اگر مراد یہ ہو کہ سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا بالاجماع ثابت ہے تو صریح البطلان ہے اسلیئے کہ صحابہ اور تابعین نے گیارہ رکعت ساتھہ وتر کے پڑہے ہین اور امام مالک نے بھی اپنی نفس کے لیئے گیارہ رکعت کو ساتھہ وتر کے اختیار کیا ہی جیسا باب اول مین معلوم ہوا پس اگر بیس رکعت سنت موکدہ ہوتین تو یہ اکابر گیارہ رکعت کیونکر پڑہتے اور گیارہ رکعت کیونکر اختیار کرتے ۔

رد ہفوات محمد احسن اللہ

قولہ صفحہ ۔ وما قال صاحب الفتح ناقلا عن البحر الخ **اقول** ان بزرگ کو اسقدر معلوم نہین ہی کہ صاحب فتح القدیر پہلے تہا یا صاحب بحر رائق پس لکہا اور وہ جو کہا صاحب فتح القدیر نے اوس حال مین کہ نقل کرنیوالا ہے بحر سے حالانکہ بحر مین فتح القدیر سے منقول ہے باوجود اس بی علمی کے فتوی دینے کو طیار ہین **قولہ** صفحہ ۔ باعتبار مقتضی الدلیل وهو غیر سدید **اقول** بی دلیل غیر سدید لکہدینا اوسکو کہ جو باعتبار مقتضای دلیل ثابت ہوا آپ ہی کا کام ہے ای حضرت راست و درست وہی ہوتا ہی جو موافق دلیل کے راست و درست ہو **قولہ** لم تفت علیہ احد من الفقہاء ۔ کیا ہو مذکور فی المعتبرات **اقول** کس کتاب معتبر مین لکہا ہے کہ نہین فتوی دیا ہے اس پر کسی نے فقہا مین سے بی محابا بدون دیکہی معتبرات کا حوالہ دیدینا بحر جہل سے ہے اور کیا ہی ایک کتاب معتبر مین بہی یہ نہین لکہا ہے کہ کسی فقیہ نے اسپر فتوی نہین دیا ہے ای بزرگ اعتبار قوت دلیل کا ہے نہ کثرت روایات کا جو دلیل کے موافق ہو اوسی پر فتوی دینا چاہیئے چہ جائیکہ روایات بھی مخالف مقتضای دلیل متون جیسا کہ باب اول مین معلوم ہو چکا ہی **قولہ** صفحہ ۔ وما توہمہ البعض ان السنۃ وردت فی صلوۃ اللیل الی الثمان وما زاد علیہ فمکروہ **اقول** تعریض ساتہہ اس توہم کے خصم پر صرف افترا ہے کوئی ہم معاشر اہل سنت سے ثمانیا سے آٹہہ رکعت سے زائد کو مکروہ نہیں کہتا ہی بلکہ بیس رکعت کو بہی مستحب اور سنت صحابہ کرام جانتا ہی

رد ہفوہ مولوی شمس الدین علی

قولہ صفحہ ۶ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقرر کیا عمرؓ نے نماز تراویح کو بموجب اس حدیث کے جو مجھ سے سنی اور وہ بیس رکعت ہے **اقول** ان بزرگ نے بیس رکعات کا سنت موکدہ ہونا نہیں لکھا ہے اور نہ مقرر کرنا حضرت عمر کا بموجب اس حدیث کے کہ حضرت علی رض سے انہوں نے سنی مثبت بیس رکعت کی سنت موکدہ ہونیکا ہوسکتا ہے قطع نظر اس سے کہ یہ قول حضرت علی کا کہیں کتب حدیث میں نہیں پایا جاتا ہے بہرحال کلام ان بزرگ کا کچھ مخالف مدعای خصم نہیں ہے ؏

رد ہفوات مولوی عبد الرحمن صاحب صدر امین

قولہ صفحہ ۹ اصل مطلب کتاب مذکور کا اونسے نہیں سمجھا **اقول** حال سمجھنے مطلب فتح القدیر کا قریب سے ہے کہ کھلا جاتا ہی کہ کون نہیں سمجھا مولوی صاحب نہیں سمجھے یا مولوی صاحب کا خصم نہیں سمجھا

قولہ صفحہ ۹ اوتخلف کیا اونسے سنت خلفای راشدین سے لور جملہ فقہای متقدمین اور متاخرین سے **اقول** یہ آٹھہ رکعت تراویح فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فعل باقی سب خلفا اور صحابہ کا صدر خلافت حضرت عمر تک تھا اور حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب اور تمیم داری اور سلیمان بن ابی حثمہ کو آٹھہ رکعت پڑھنے پر مامور فرمایا اور صحابہ بھی زمانہ حضرت عمرؓ میں آٹھہ رکعت بلا نکیر پڑھتے تھے اور اسی طرح سے زمانہ تابعین میں بھی آٹھہ رکعت بلا نکیر پڑھی گئی ہیں پس آٹھہ رکعت سنت آنحضرتؐ اور سنت خلفای راشدین اور سنت صحابہؓ اور تابعین ہوئیں تو جو شخص انکار کری فتوی دینے سے آٹھہ رکعت پر تو وہ منکر ہی فتوی دینے سے سنت آنحضرت اور سنت خلفای راشدین اور سنت صحابہ اور تابعین پر اور بیس رکعت کو جو مولوی صاحب سنت خلفای راشدین سمجھتے ہیں تو مراد سنت سے کیا ہے آیا وہ کہ جسپر مواظبت خلفای راشدین کی ہو جیسا کہ مصطلح

اصولیین حنفیہ سے ہے تو بیس رکعت پر مواظبت خلفای راشدین ہرگز ثابت نہین ہوتی ہی اگر مولوی
صاحب مدعی ثبوت مین تو روایات صحیحہ حدیث سے مواظبت خلفای راشدین بیس رکعت پر
ثابت کرین یادرہے کہ جو قول یا فعل یا تقریر خلفای راشدین سے ثابت ہو تو اس معنی آٹھ رکعت
بھی سنت خلفای راشدین ہین اسی لئے خصم فتوی بیس رکعت پڑھنے کا بھی دیا ہے اور آٹھ
رکعت پڑھنے کا بھی اور شرح حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین رد ہفوات مولوی
زین العابدین مین معلوم ہو چکی ہے اوسکے اعادہ کے کچھ ضرورت نہین ہے اور
آٹھ رکعت پر فتوی یون دیا کہ اسی پر مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہی اور جو شخص
تراویح اسیقدر پڑھے اوسپر کچھ گناہ نہین ہے اور نہ اوسپر انکار ہو سکتا ہے ہرگز مخالف کسی
فقیہ معتمد کے کہنا متقدمین اور متاخرین سے نہین ہے چہ جای کہ مخالف ہو جملہ فقہای متقدمین
اور متاخرین کے جیسا کہ باب اول مین معلوم ہو چکا ہے بہرحال یہ کلام مولوی صاحب کا ناشی
عکس فہمی سے ہی جب مولوی صاحب کو خود اپنی تحریر مین اعتراف ہے کہ صرف آنحضرت نے
آٹھ ہی رکعت تراویح کی پڑھی ہین اور مسنون ہونا اسیقدر کا فعل آنحضرت ؐ سے پایا گیا ہی تو بموجب
اصطلاح فقہا ہرگز بیس رکعت سنت نہین ہو سکتی ہین اسلیئے کہ اصطلاح فقہای حنفیہ مین سنت
اوسیکو کہتے ہین کہ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت فرمائی ہو ساتھ ترک کے بلا عذر
اور جسپر خلفاء نے مواظبت فرمائی ہو اوسکو اصولیین حنفیہ البتہ سنت کہتے ہین لیکن فقہای
حنفیہ اوسکو سنت نہین کہتے ہین بلکہ وہ داخل مستحب ہے جیسا کہ باب اول مین تعریف سنت
سی معلوم ہو چکا **قولہ** صفحہ ۹ جس شخص نے فتوی دیا آٹھ رکعت پڑھنے نماز تراویح کا اوسنے
روگردانی کی قول علیہ السلام علیکم بسنتی الحدیث اور توارث متقدمین اور متاخرین سے **اقول**
آٹھ رکعت پڑھنے کا فتوی دینا اسطور پر کہ پڑھنے والا اوسکا ملام نہین ہے بلکہ متبع سنت ہو رہا ہے
اسلیئے کہ فعل آنحضرت کہ جسپر مواظبت آپ کی تھی آٹھ ہی رکعت ہی اور خلاف اسکا ابوبکر بن
اور سب صحابہ اور خلفاء سے صدر خلافت حضرت عمر تک منقول نہین ہے اور حضرت عمر نے پہلا

زمانہ خلافت مین ابی بن کعب اور تمیم داری کو اور سلیمان بن ابی حثمہ کو گیارہ رکعت پڑہنی کا کہا ہی
مین وتر داخل تہی فرمایا او رسوا صحابہ بہی زمانہ خلافت حضرت عمر مین اور تابعین اور تبع تابعین زمانہ
خلافت عمر بن عبد العزیز مین گیارہ رکعت ساتھ وتر کے پڑہتے تہے اور کسی نے آج تک آٹھ
پڑہنے پر انکار نہین کیا گو عمل حنفیہ او شافعیہ بیس رکعت پر استحبابا شائع او مروج ہو گیا پس کہو کہ
قول علیہ السلام علیکم بسنتی الحدیث اور تواتر متقدمین او متاخرین سے نہین ہی بلکہ عمل
ہے اس حدیث پر اور عدم انکار اس فتوی دینی پر متواتر سے ہے متقدمین او متاخرین سے
باقی تشریح معنی اس حدیث کی رد ہفوات مولوی زین العابدین مین گذر چکی **قولہ**
صفحہ ۹ اور یہ نہ سمجہا کہ آٹھ رکعت تراویح پڑہنے کا فتوی کسی نے نہین دیا ہے **اقول**
آٹھ رکعت تراویح پڑہنے پر کسی نے آجتک انکار نہین کیا ہے اور آٹھ رکعت پڑہنے والیکا
نہ ملام ہونا اصول فقہای حنفیہ او تصریح محققین فقہای حنفیہ سے واضح ہی پس یہ آٹھ رکعت
تراویح پڑہنے والی کے نہ ملام ہونے پر فتوی دینا نہین ہے اور کیا ہے اور مسنون ہونے
آٹھ رکعت کی فعل آنحضرت سے آپ خود معترف ہین پس یہ فتوی دینا آٹھ رکعت پڑہنے والے
کی متبع سنت ہونے پر نہین ہی اور کیا ہے **قولہ** صفحہ ۹ ۔ اور یہی غافل رہا اس امر سے کہ
بیس رکعت پڑہنے سے تراویح مع وتر کی ادای سنت رسول مقبول و نیز خلفای راشدین دونو
ہوتی ہے **اقول** جو کہ سنت آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ آٹھ رکعت بدون کمی اور زیادت
کی ہے تو بیس رکعت مین وہ عدد مسنون جاتا رہا تو بیس رکعت پڑہنے مین ادای سنت آنحضرت
نہوگی اور اگر بیس رکعت پڑہنے مین سنت آنحضرت بہی ادا ہو جاتی ہو تو اکتالیس رکعت پڑہنا
نہایت اولی ہوگا کہ اوسمین سنت آنحضرت بہی ادا ہو جاویگی او نیز سنت خلفای راشدین او سنت
تمام اکابر دین **قولہ** صفحہ ۹ ۔ او منشای علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کا کہ حضرت علیہ السلام
نے اس جگہ پر جمعیت دونون سنتون کے بکلمہ واو عطف کی کہ واسطی جمع کے آتا ہے
فرمائی ہی نہ سمجہا **اقول** جمعیت دونون سنتونکی تو آٹھ رکعت مین ہے کہ آنحضرت

نے اٹھہ ہی رکعت پڑہتے ہین اور عمل خلفای راشدین کا بہی بعد خلافت حضرت عمرؓ تک اسکے
خلاف پر پایا نہین جاتا ہی اور بیس رکعت کا تو پڑہنا ہی آنحضرتؐ سے ثابت نہین ہے باقی
پڑہنا خلفای راشدین کا بہی بیس رکعت کو معلوم نہین ہوتا ہے اور مولویصاحب جو واو
کی جمع کے لیئے ہونی سے جمعیت دونون سنتون کے سمجہی ہین لطف اوسکا اہل علم پر مخفی
نہین ہے بموجب ارشاد مولوی صاحب ایسا واضح ہے کہ دخلت دار زید و دار عمرو کا کہنا
اوسوقت جایز ہوگا کہ متکلم ایسی ایک دار مین داخل ہو کہ اوسمین داخل ہونی سے داخل ہونا دار
زید اور دار عمرو دونون مین لازم اوی اور اگر دو دار ہین کہ اونمین سے ایک دار زید کا ہو نہ عمرو کا اور
دوسرا دار عمرو کا ہو نہ زید کا تو کہنا جایز نہوگا حالانکہ سب اہل علم پر ظاہر ہے کہ یہ امر بدیہی البطلان
ہے اگر متکلم ایک وقت دار زید مین کہ وہ دار عمرو نہ تہا داخل ہوا ہے اور دوسرے وقت مین
دار عمرو مین کہ وہ دار زید نہ تہا جب بہی دخلت دار زید و عمرو کہنا صحیح اور درست ہی اور واو
کی جمع کے لیے ہونی کے یہ معنی ہین کہ واو معطوف اور معطوف علیہ دونون سکے نسبت
پر انتساب او تعلق مین دلالت کرتا ہے ترتیب پر اوسکے دلالت نہین ہے گو انتساب
یا تعلق بہ ترتیب نفس الامر مین ہو کیونکہ واو جیسا کہ ترتیب پر دلالت نہین کرتا ہے ویسے
ہی معیت پر بہی دلالت نہین کرتا ہے پس جو شخص کہ اٹہہ رکعت کو سنت آنحضرت جانتا ہے
اور بیس رکعت کو سنت حضرت عمر وغیرہ خلفاء کے سمجہتا ہے اور کبہی آٹھہ رکعت پڑہتا ہی
اور کبہی بیس رکعت وہ التزام کرتا ہی دونون سنتونکا اور جو صرف بیس رکعت پڑہتا ہی اور اٹہہ
رکعت پڑہنے والے پر طعن کرتا ہے وہ التزام کرتا ہے صرف ایک سنت کا اور اعراض کرتا
ہی سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور منشای حدیث التزام دونون سنتونکا ہی تو وہ
شخص کہ جو اوسکے منشا کا خلاف کرتا ہی منشای حدیث نہین سمجہتا ہے اب مولویصاحب انصاف
فرماوین کہ کون منشا حدیث نہین سمجہا آپ یا فتوی دینے والا اٹہہ رکعت پر طریق مذکور
سے قولہ صفحہ ۹ ـ اور عبارت ابن ہمام کے صریح ہے بہ نسبت مسنون ہونی بیس رکعت

تراویح کے **اقول** سبحان اللہ مطلب ابن ہمام کا جو شرح فتح القدیر میں اوسنے کہا خوب مولوی صاحب
سمجھے لاریب یہ مطلب ہرگز خصم مولوی صاحب کا نہیں سمجھاتا شاید اس عبارت ابن ہمام میں تحصیل
من ہذا کلہ ان قیام رمضان سنۃ احدی عشرۃ بالوتر فی جماعۃ فعلہ علیہ السلام و ترکہ لعذر افاد انہ لولا
خشیۃ ذلک لواظبت بکم ولا شک فی تحقق الامن من ذلک بوفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون سنۃ و
کونہا عشرین سنۃ الخلفاء الراشدین وقولہ علیہ السلام علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین ندب الی
سنتہم ولا یستلزم کون ذلک سنتہ اذ سنتہ ما واظب علیہ بنفسہ الا لعذر وبتقدیر عدم ذلک العذر انما استفدنا
انہ کان یواظب علی ما وقع منہ وہو ما ذکرناہ فیکون العشرون مستحبا وذلک القدر منہا ہو السنۃ یہ عبارت
کہ ان قیام رمضان سنۃ احدی عشرۃ الخ اور عبارت ولا یستلزم کون ذلک سنتہ اذ السنۃ
ما واظبہ بنفسہ الخ اور عبارت فیکون العشرون مستحبا وذلک القدر منہا ہو السنۃ صریح ہو کے بہ
نسبت مسنون ہونے بیس رکعت تراویح کی اب وہ لوگ کہ جنکو قدرت سمجھنے عبارت سلیس عربی
پر بھی ہے انصاف فرماویں کہ یہ عکس ہے جسے مولوی صاحب سمجھے ہی یا نہیں کہ جو عبارت کہ صریح
ہے بہ نسبت مسنون نہ ہونے بیس رکعت تراویح کے اوسکو صریح مسنون ہونے بیس رکعت
تراویح میں فرماتے ہیں **قولہ** صفحہ ۱۱ تمام کتاب فقہ مالامال ہے کہ تراویح بیس رکعت سنت
مؤکدہ ہے **اقول** افترا اور کذب اس کلام کا کہ تمام کتب فقہ مالامال ہیں کہ تراویح بیس رکعت
سنت مؤکدہ ہے بملاحظہ باب اول روشن ہے مولوی صاحب کو چاہئے کہ اس افترا اور جھوٹ
سے توبہ کریں صرف چند کتابوں میں مخالف ضابطہ فقہا کے تراویح کو بیس رکعت سنت مؤکدہ
لکھا ہے عامہ کتب فقہ میں صرف سنت ہونا تراویح کا یا بیس رکعت کا مرقوم ہے اور وہاں سنت
محمول سنت مصطلحہ فقہا پر نہیں ہے اسلئے کہ صدق سنت مصطلحہ بیس رکعت پر متعذر ہے
جیسا کہ باب اول میں معلوم ہوا۔

رد ہفوات مولوی شجاعت حسین

قولہ صفحہ ۱۱- نماز تراویح بیس رکعات جسطرح زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک جمہور
فرقہ ناجیہ سنت وجماعت خصوص طریقہ حنفیہ مین متوارث ومتواتر چلی آتی ہین سنت ہی اسی پر
اجماع بھی ہے مفتی بہ روایت ہے **اقول** جسطرح پر کہ بیس رکعت جمہور فرقہ ناجیہ سنت
وجماعت خصوص حنفیہ مین متوارث اور متواتر چلی آتی ہین ایسی ہی آٹھ رکعت فعل آنحضرت
اور امر حضرت عمرؓ سے ابی بن کعب اور تمیم داری اور سلیمان بن ابی حثمہ کو اور فعل اور صحابہ سے
زمان حضرت عمر مین اور فعل تابعین اور تبع تابعین سے زمان عمر بن عبد العزیز مین ثابت ہین
اور نہایت اس توارث وتواتر کی استحباب ہی نہ سنت اسلیے کہ اصطلاح فقہا مین سنت اوسکو کہتی
ہین کہ جسپر مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اور بیس رکعت کا آنحضرت سے پڑھنا ہی
ثابت نہین ہے چہ جای کے اوسکی مواظبت اوسپر ہو اور دعوی اجماع سنت ہونے پر بی اصل ہے
بلکہ نووی اور کرمانی نے اور ابو الطیب شارح جامع ترمذی نے اتفاق اور اجماع استحباب تراویح پر نقل
کیا ہی اور بعض کتب فقہ مین جو تراویح کا سنت موکدہ ہونا باجماع صحابہ مرقوم ہے اول
تو بیس رکعت کا سنت موکدہ ہونا باجماع صحابہ اوسمین مرقوم نہین ہے دوسرے دعوے
اجماع صحابہ سنت موکدہ ہونے پر نفس تراویح پر بھی بپایہ صحت کو نہین پہونچتا ہی اسلیے کہ ایک صحابی
سے بھی سنت موکدہ ہونا تراویح کا منقول نہین ہے چہ جای کہ اجماع صحابہ اوسپر ہو اور کیونکر بیس
رکعت کی سنت موکدہ ہونے پر اجماع متصور ہے کہ خود حضرت عمرؓ نے زمان خلافت اپنی
مین گیارہ رکعت پڑھوائی ہین اور زمان تابعین مین بھی اسقدر پڑھی گئین ہین پھر جبکہ بیس رکعت
کا سنت موکدہ ہونا کسی دلیل سے ثابت نہین ہے تو مفتی بہ بیس رکعت کا سنت موکدہ ہونا
کیونکر ہو سکتا ہے **قولہ** صفحہ ۱۱- جو شخص آٹھ رکعت کا حکم دیتا ہے اور اسیقدر سنت کہتا ہے
مخالفت اجماع وجمہور علما بلکہ مخالفت طبقات مشہود علیہا بارشاد ہدایت بنیاد خیر القرون قرنی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب کی کرتا ہے **اقول** اسیقدر کی سنت کہنے کو
اس زعم سے کہ بیس رکعت کی سنت ہونے پر اجماع ہے جمہور علما اور اصحاب قرون ثلثہ مین

اوسکو سنت کہای مخالفت اجماع اور جمہور علماءکی مخالفت ملحقات مشہود لہا بالخیر ٹہرانا اتنی زعم باطل سے
ہے کسی نے طبقات ثلثہ کے لوگون مین سے بیس رکعت کو سنت نہین کہا ہے اورکسی عالم نے
علماء معتبرین مین سے آٹہ ہی بیس رکعت کو سنت مصطلحہ فقہا نہین قرار دیا ہے چہ جائیکہ اجماع اور
قول جمہور اوسکے سنت ہونی پر ہو چنانچہ باب اول مین واضح ہوا **قولہ** صفحہ ۱۱ - رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعت تراویح جماعت کے ساتھہ مسجد مین پڑہنا اور بعذر خوف فرضیت کے
روز سوم یا چہارم ترک کرنا الخ **اقول** پڑہنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعت
تراویح کو جماعت کی ساتہہ یا بدون جماعت کی مسجد مین یا غیر مسجد مین کسی حدیث سے کہ لائق
حجت لانے کے ہو ثابت نہین ہے اور وہ جو روایت بیس رکعت پڑہنی آنحضرت علیہ الصلوۃ
والتحیۃ سے کفایہ   سے منقول ہے صحیح قابل حجت لانے کے نہین ہے اور معارض
ہے ساتھ احادیث صحیحہ کے کہ اونسے پڑہنا اٹہہ ہی رکعت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
تراویح مین سوای وتر کے ثابت ہوا ہے تفصیل اسکی باب اول مین گذرگئی اور باقی داخل بدعت
کرنے کا بیس رکعت تراویح کو خصم پر افترا ہے **قولہ** صفحہ ۱۲ بعضون نے غلطی سے بیس رکعت
کو سنت لکہا ہے **اقول** جسنے بیس رکعت کو سنت لکہا ہی مراد اوسکی سنت سے سنت مصطلحہ
فقہا یعنی وہ فعل کہ آنحضرت صلعم نے نفلا اوسپر مواظبت فرمائی ہو نہین ہے تاکہ سنت موکدہ ہونا
اوسکی لکہنے سے لازم آوے بلکہ مراد اوس سے وہ سنت ہے کہ جسپر مواظبت آنحضرت نہو
اور خصم نفی بیس رکعت کے سنت مصطلحہ فقہا ہونے کے کرتا ہے نہ سنت غیر موکدہ ہونے کی
اور جو سوا تین کہ مجیب نے اس جواب مین نقل کی ہین قید موکدہ کی اونمین نہین ہی تو
سنت کا محمل ان روایتون مین سنت غیر موکدہ ہی ہے

رد ہفوات مولوی عبد الاحد صاحب

قولہ صفحہ ۵ غلط فہمی ہی علمای خشک کج فہم کی بنسبت پڑہنے وفتوی دینے اٹہہ رکعت صلوۃ

تراویح کی شاید اس کلام ابن ہمام سے پیدا ہوئے **اقول** زبان درازی ساتھ ان الفاظ کی
ناشی جہل مرکب سے ہے اور فہم صحیح و مستقیم کو غلط اور کج کہنا صرف خلل دماغ سے ہے ابن ہمام نے
تصریح کی ہے کہ دلیل سے سنت ہونا آٹھ ہی رکعت کا ثابت ہوتا ہے پس شک نہین ہی کہ جس
نے فتوی دیا سنت ہونی آٹھ رکعت پر تو اوسنے فتوی دیا مقتضای دلیل پر موافق کلام ابن
ہمام کے اور فتوی دیا مقتضای دلیل پر تمام اہل فتوی کا دار ہے **قولہ صفحہ ١٠١** - ان دونون کلام
نیز اقوال دیگر فقہا کو بسبب ہوای نفسانی کے نہ سمجھا **اقول** صرف اس کہہ دینے سے کہ
دونون کلام اور اقوال دیگر فقہا کو نہ سمجھا نافہمی خصم کی ثابت نہین ہو سکتی ہی جب تک کہ بیان خصم
کی نافہمی کا نکرے اور حقیقت یہ ہے کہ مجیب مطلب عبارت فتح القدیر اور طحطاوی وغیرہما کا
نہین سمجھا ہے صرف اسقدر عبارت فتح القدیر کو دیکھ لیا ہے وکونہا عشرین سنۃ الخلفاء الراشدین
اور اس عبارت فتح القدیر سے والتیازم کون ذلک سنۃ اذ السنۃ ما واظب علیہ بنفسہ الخ اور اس
عبارت فتح القدیر سے فیکون العشرون مستحبا وذلک القدر منہا ہو السنۃ اور اس عبارت بحر الرائق
او طحطاوی سے فاذا یکون المسنون علی اصول مشایخنا ثمانیۃ منہا والمستحب اثنی عشرۃ انکھون کو بند
کرلیا ہی اور بسبب مواظبت خلفای راشدین کے کسے فعل کو سنت موکدہ کہنا خلاف مذہب
فقہا ہے **قولہ صفحہ ١٠١** - اس عبارت سے مراد یہ ہے کہ تراویح سنت موکدہ ہے
اور وہی بیس رکعت ہے بدلیل اقوال فقہای متقدمین و متاخرین **اقول** بعض
فقہای متقدمین و متاخرین نے بیس رکعت کو سنت کہا ہے نہ سنت موکدہ اور محمل
صحیح سنت کا اونکے اقوال مین سنت غیر موکدہ ہے کیونکہ سنت موکدہ اوسکو کہتے ہین
کہ جسپر مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واقع ہوے ہو اور بیس رکعت کا پڑھنا
آنحضرت سے ثابت نہین ہے چہ جای کہ مواظبت آنحضرت کی بیس رکعت پر ثابت ہو
پس بدلیل اونکے اقوال کے تراویح سنت موکدہ کو بیس رکعت کہنا صریح البطلان ہے
قولہ صفحہ ١٠١ - و نیز بموجب اس عبارت کے کیونکہ التراویح معرف باللام کی ضمیر

سنت موکدہ ہی اور تعلیل اوسکی لمواظبۃ الخلفاء الراشدین واقع ہے اور مواظبت خلفاء راشدین کی
بیس رکعت کی ثابت ہوی **اقول** قطع نظر اسکی کہ صرف مواظبت خلفاء راشدین دلیل سنت موکدہ
ہونیکی نہین ہو سکتی ہے پر بنا ہی بیس رکعت کا خلفاء راشدین سے ثابت نہین ہوتا ہے چہ
جای کہ مواظبت اونکی بیس رکعت پر ثابت ہو ان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھہ پرہنے گیارہ
رکعت کی البتہ امر فرمایا ہے جیسا کہ ساتھہ پڑہنے اٹھہ رکعت کے ساتھہ اور تین رکعت وتر کے
بھی امر فرمایا ہے پس بدلیل مواظبت خلفاء راشدین ہی سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا ثابت نہین
ہوسکتا ہی **قولہ** صفحہ ۱۰۱ وہی عشرون رکعۃ مین جو لفظ ہی واقع ہے کہ ضمیر راجع طرف
التراویح کے ہے اور اوس ضمیر کی جگہہ مین جو اسم ظاہر رکہا جاوے یعنی التراویح تو بموجب قاعدہ
اصول فقہ کے المعرفۃ اذا اعیدت معرفۃ کانت الثانیۃ عین الاولی تو یہ معنی ہوے کہ تراویح سنت
موکدہ بیس رکعت ہے **اقول** اس قول مین تین وجہ سے کلام ہے اول یہ کہ محل
نزاع مین التراویح معرفہ کا اعادہ نہین ہے بلکہ ضمیر طرف معرفہ کے راجع ہے اور بسا اوقات بطریق
استخدام ایسا ہوتا ہے کہ اسم ظاہر مین ایک معنی مراد ہوتے ہین اور ضمیر مین جو راجع طرف اسم ظاہر کے
ہے معنی دوسری دوم بفرض تحقق اعادہ معرفہ یہ قاعدہ اصول فقہ کا ہر معرفہ کے اعادہ مین نہین ہی
بلکہ اوس معرفہ مین ہے کہ معرف باللام یا معرف باضافت ہو اور بیان وہ معرفہ کہ جو بار دوسری
ذکر کیا گیا ہے وہ ضمیر ہے نہ معرف باللام یا معرف بالاضافۃ تلویح مین ہے حیث یکون طریق التعریف
ہو اللام او الاضافۃ سیوم یہ قاعدہ وقت اطلاق اور خلو مقام کے قراین سے ہے جیسا کہ تلویح
اور نور الانوار وغیرہما مین مصرح ہے والا جب قرینہ مغایرت متحقق ہو تو در صورت اعادہ معرفہ معرفہ
ثانیہ عین معرفہ اولی نہو گا جیسا کہ اس آیت مین وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ
من الکتاب کہ مراد الکتاب اول سے قرآن ہے اور الکتاب ثانی سے توریت و انجیل وغیرہما اور محل
نزاع مین فقدان معنی سنت موکدہ بیس رکعت مین قرینہ ہے اسپر کہ مراد ہے سے سنیتہ عشرون
رکعۃ مین تراویح سنت موکدہ نہین ہی

رد هفوات مولوی امیر علی شاہ صاحب

قولہ صفحہ ۱۹۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کتاب احیاء العلوم مین فرماتی ہین الخ ا **قول** عبارت احیا مین ضمیر ہی کی راجع طرف تراویح کی ہے نہ طرف بیس رکعت کی **قولہ** صفحہ ۲۰۔ ان روایات سے بیس رکعت ہونا تراویح کا سنت نبی علیہ السلام الخ **اقول** بیس رکعت کی سنت نبی ہونیکے کوئی دلیل نہین ہی اور کسی روایت سی ان روایات مین کے بھی سنت نبی ہونا بیس رکعت کا ثابت نہین ہی اور خصم بیس رکعت کو مخالف سنت یعنی بدعت نہین کہتا ہے بلکہ بیس رکعت کو مستحب جانتا ہے ہان یہ کہتا ہے کہ بیس رکعت سنت مصطلحہ فقہا نہین ہے ۔

رد هفوات مولوی علی محمد عباسی چڑیا کوٹی

قولہ صفحہ ۱۱ تراویح مین سنت موکدہ بیس رکعت ہین اکثر کتب فقہ سے یہی ثابت ہوتا ہے **اقول** کسی کتاب فقہ معتبر سے بیس رکعت کا سنت ہونا ثابت نہین ہے ہان تراویح بیس رکعت کا سنت موکدہ ہونا بعض کتب فقہ مین مرقوم ہے **قولہ** صفحہ ۱۱۔ اور ایک روایت مین رسول مقبول سے بھی بیس رکعت منقول ہین **اقول** وہ روایت ضعیف ہے لائق حجت کے نہین ہے جیسا کہ باب اول مین معلوم ہوا **قولہ** صفحہ ۱۱۔ اور خلفای راشدین سے بطور متواتر بیس ہی رکعت ثابت ہوئی ہین **اقول** بیس رکعت کا پڑہنا خلفای راشدین سے بطور احاد بھی ثابت نہین ہے چہ جای کہ بطور متواتر ثابت ہو **قولہ** صفحہ ۱۲ فی فتح القدیر فالاصح انہا سنۃ موکدۃ لمواظبۃ الخلفاء الراشدین **اقول** نقل عبارت فتح القدیر مین تحریف ہے ساتہ زائد کرنے لفظ موکدہ کی کہ اصل عبارت فتح القدیر مین صرف سنۃ ہی موکدہ نہین ہے **قولہ** صفحہ ۱۲۔ اور خلفاء راشدین کا عمل یہ ہی تہا کہ بیس رکعت پڑہتے تہے رضی اللہ عنہم **اقول** خلفای راشدین سے پڑہنا ہی بیس رکعت کا ثابت نہین ہے چہ جای کہ عمل اونکا منحصر بیس ہی رکعت مین ہو **قولہ** صفحہ ۱۲

اوس ہی کتاب مین یہ بھی ہے وما روی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والطبرانی وعندہ البیہقی من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر فی الموطا عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بعشرین رکعۃ والوتر وقال النووی فی الخلاصۃ اسنادہ صحیح وفی الموطا روایۃ باحدی عشرۃ وفوی وجمع بینہما بانہ وقع اولا ثم استقر الامر علی العشرین فانہ المتوارث **اقول** اس مجیب نے یہان پر نقل عبارت فتح القدیر مین دو وجہ سے خیانت کی ہے اول یہ کہ مین سے ایک عبارت طویلہ کو جو مشعر ضعف حدیث بیس رکعت سے تھی حذف کردیا ہے دوم بعد اس عبارت کے کہ نقل کی ہے تصریح مدعای خصم عبارت فتح القدیر مین تھی اوس تصریح کو نقل نہین کیا پوری عبارت فتح القدیر کی کہ جس سے خیانت اس مجیب کی ظاہر ہے یہ ہے واما ما روی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والطبرانی وعند البیہقی من حدیث ابن عباس انہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر فضعیف بابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان جد الامام ابی بکر بن ابی شیبۃ متفق علی ضعفہ مع المخالفۃ للصحیح نعم ثبت العشرون من زمن عمر رضی اللہ عنہ فی الموطا عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلث وعشرین رکعۃ و روی البیہقی فی المعرفۃ عن السائب بن یزید قال کنا نقوم فی زمن عمر بن الخطاب فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ والوتر قال النووی فی الخلاصۃ اسنادہ صحیح وفی الموطا روایۃ باحدی عشرۃ رکعۃ وجمع بینہما بانہ وقع اولا ثم استقر الامر علی العشرین فانہ المتوارث فتحصل من ہذا کلہ ان قیام رمضان سنۃ احدی عشرۃ رکعۃ وجمع منہا بالوتر فی جماعۃ فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترکہ لعذر افادانہ لولا خشیۃ ذلک لواظبت بکم ولا شک فی تحقق الامن من ذلک بوفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون سنۃ وکونہا عشرین سنۃ الخلفاء الراشدین وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین ندب الی سنتہم ولا یستلزم کون ذلک سنۃ اذ سنتہ بمواظبتہ بنفسہ الا لعذر وبتقدیر عدم ذلک العذر انما استفدنا انہ کان یواظب علی ما وقع منہ ہو ما ذکرنا فیکون العشرون مستحبا وذلک القدر منہا ہی السنۃ انتہی

قولہ صفحہ ۲۱ بست رکعت مین حصر کیا ہے سنت تراویح کو سب علمای اہل سنت وجماعت نے **اقول**
یہ افترای صریح اور کذب فضیح ہے کسی عالم ذی اعتبار نے علماء اہل سنت وجماعت مین سے سنت
تراویح کو بیس رکعت مین حصر نہین کیا ہے چہ جای کہ سب علماء اہل سنت وجماعت نے سنت
تراویح کو بیس رکعت مین حصر کیا ہو اور جن کتابون کا حوالہ دیا اوسمین یہ نہین ہے **قولہ** صفحہ ۲۱
اور مسلم الثبوت اور شروح مولوی نظام الدین اور مولوی عبد العلے و ملا عماد و ملا عصام سب نے
اس قول پر فتوی دیا ہے کہ جو انکار اجماع امت کریگا وہ شخص بالاتفاق امت کافر ہے **اقول**
مسلم الثبوت اور شروح مولوی نظام الدین اور مولوی عبد العلے مین نہین ہے کہ انکار مطلق
اجماع امت باتفاق امت کفر ہے اور شرح مسلم ملا عماد و ملا عصام کی خارج مین موجود نہین ہے
صرف یہ فضول گوئی مولویصاحب کی ہے ملا عماد جنکے حواشی قطبی و میر قطبی و شرح مواقف
وغیرہا پر ہین اور ملا عصام جنکے حواشی بہت کتابون پر ہین اونکا زمانہ تصنیف مسلم سے بہت
پہلے ہے مسلم پر اونکی شرح ہونے کے کیا معنی ہین بہرحال مولوی صاحب کو حوالے غلط
دینے کی کچھ حیا نہین ہے توضیح مین اجماع کے تین مرتبہ لکھی ہین اول اجماع صحابہ دوم اجماع
اونکا جو بعد صحابہ کے ہون اوس امر مین کہ نہ روایت کیا گیا ہو خلاف صحابہ کا اوسمین سوم اجماع
اونکا جو بعد صحابہ کے ہون ایسے امر مین کہ خلاف صحابہ کا اوسمین روایت کیا گیا ہو اور یہ اجماع
مختلف فیہ ہے تلویح مین ہے کہ ان مراتب ثلثہ مین سے مرتبہ پہلا اجماع کا بمنزلہ آیت اور خبر
متواتر کے ہے کہ تکفیر کیا جاتا ہے منکر اوسکا اور مرتبہ ثانیہ اجماع کا بمنزلہ خبر مشہور کے ہے کہ منسوب
بضلالت و گمراہی کیا جاتا ہے منکر اوسکا اور مرتبہ تیسرا اجماع کا نہین منسوب کیا جاتا ہے منکر اوسکا
طرف ضلالت اور گمراہی کی عبارت توضیح کی یہ ہے ثم الاجماع علی مراتب اجماع الصحابۃ ثم اجماع
من بعدہم فیما لم یرو فیہ خلاف الصحابۃ ثم اجماعہم فیما روی فیہ خلافہم فہذا اجماع مختلف فیہ اور عبارت

توضیح کی یہ ہے قولہ ثم الاجماع علی مراتب فالاولی بمنزلة الایة والخبر المتواتر یکفر جاحده والثانیة بمنزلة الخبر المشهور
یضلل جاحده والثالثة لا یضلل جاحده لما فیه من الاختلاف اور بھی تلویح مین ہے کہ حکم شرعی مجمع علیہ
اگر ہو اجماع اوسکا ظنی نہین تکفیر کیا جاتا ہے منکر اوسکا اور اگر ہو قطعی تو خلاف ہی اوسکی منکر کی تکفیر مین
بعض قائل ہین تکفیر کے اور بعض قائل ہین عدم تکفیر کی اور حق یہ ہے کہ حکم شرعی مجمع علیہ اگر ضروریات
دین سے ہو مانند عبادات خمس کے تکفیر کیا جائیگا منکر اوسکا اتفاقا اور خلاف اوس مین ہے جو حکم شرعی
مجمع علیہ ضروریات دین سے نہو کہ اوسکے منکر کو بعض کافر کہتے ہین اور بعض کافر نہین کہتے ہین
عبارت تلویح کی یہ ہے واما الحکم الشرعی المجمع علیہ فان کان اجماعه ظنیا لا یکفر جاحده وان کان قطعیا فقیل
لا والحق ان نحو العبادات الخمس مما علم بالضرورة کونه من الدین یکفر جاحده اتفاقا وانما الخلاف فی غیره اور
مسلم مین ہے انکار حکم القطعی کفر عند اکثر الحنفیة وطائفة خلافا لطائفة ومن ههنا لم یکفر الروافض یعنی انکار
حکم اجماع قطعی کا کفر ہے نزدیک اکثر حنفیہ اور ایک طائفہ غیر حنفیہ کے برخلاف ایک طائفہ حنفیہ کے
کہ اوسکے نزدیک کفر نہیں ہے اسلیئے تکفیر نہین کی گئی ہین روافض اور مفید قطع اور یقین کا وہ اجماع
ہے کہ منقول بنقل متواتر ہو جیسا کہ بیچ تلویح مین ہے نقل الاجماع الینا قد یکون بالتواتر فیفید العلم
وقد یکون بالشهرة فیقرب منه وقد یکون بخبر الواحد فیفید الظن ویوجب العمل لوجوب اتباع الظن بالدلائل
المذکورة اور نور الانوار مین ہے اذا نقل الینا اجماع السلف باجماع کل عصر علی نقله کان کنقل الحدیث
المتواتر فیکون موجبا للعلم والعمل قطعا کاجماعهم علی کون القران کتاب الله تعالی وفرضیة الصلوة وغیرها
واذا نقل الینا بالافراد کان کنقل السنة بالاحاد فانه یوجب العمل دون العلم مثل خبر الاحاد اور بحر العلوم مولوی
عبد العلی نے شرح مسلم مین لکھا ہے کہ جو اجماع واقع ہو بعد ثابت ہونے خلاف سابق کے وہ حجت
ظنیہ ہے بسبب احتمال صحت قول سابق کے ساتھ دلیل کے اور ایسا ہی ہے وہ اجماع کہ جو خبر احاد سے
منقول ہو بسبب احتمال کے اوسکے ثبوت مین اور ایسا ہی ہے وہ اجماع کہ واقع ہوا ہے سکوت بعض سے
بدون ایسے قرینہ کے کہ دلالت کرتا ہو اسپر کہ یہ سکوت بسبب رضا کے تھا بسبب عدم موافقت کے
عبارت شرح مسلم کی یہ ہے ثم الاجماع الذی وقع بعد الخلاف السابق حجة ظنیة لاحتمال صحة القول السابق بالدلیل

وکذا الاجماع المنقول احاداً لاحتمال فی ثبوتہ وکذا الاجماع الذی وقع عن سکوت ولا قرینۃ تدل قطعاً علی ان السکوت للرضی لاحتمال عدم الموافقۃ لہ

رد ہفوات مولوی فیض احمد

قولہ صفحہ ۲۱ اور اسی طرح بہت سی کتابوں فقہ میں بیس رکعت سنت ہونے تراویح میں صراحۃ مذکور ہیں **اقول** سنت ہونا بیس رکعت کا صرف چند کتابوں میں ہے لیکن سنت اون میں محمول سنت صحابہ پر ہی ہا اسلیئے کہ بیس رکعت کا پڑھنا آنحضرت سے ثابت نہیں ہے اور سنت اوسکو کہتے ہیں کہ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فعلاً مواظبت فرمائی ہو اور مستخلص شرح کنز سے جو نقل کیا اوس میں تراویح کا سنت ہونا مرقوم ہے نہ بیس رکعت کا سنت ہونا **قولہ** صفحہ ۲۲ اور اجماع اہل الاسلام شرقاً وغرباً اور حرمین شریفین اوہا شرفاً جاری و رائج ہیں کسی شخص نے اہل اسلام سے اس امر میں آجتک خلاف نہیں کیا اور مخالف اوسکا مبتدع ہے **اقول** بیس رکعت کی رائج اور جاری ہونے سے لازم نہیں آتا ہے کہ آٹھ رکعت جاری اور رائج نہوں اور اسی طور سے بیس رکعت کے جواز پر اجماع سے مخالف اجماع ہونا مجوز آٹھ رکعت کا کہ بیس رکعت کو بھی جائز جانتا ہو لازم نہیں آتا ہے کیونکہ آٹھ رکعت کا جائز ہونا سنت آنحضرت اور سنت صحابہ کرام اور تابعین عظام سے ثابت ہے آجتک کسی نے فقہائے متقدمین اور متاخرین میں سے آٹھ رکعت پڑھنے والے پر انکار نہیں کیا ہے اور اس امر سے اس قول میں کہ کسی نے اہل اسلام سے اس امر میں آجتک خلاف نہیں کیا مراد کیا ہے آیا جواز بیس رکعت کا یا سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا برشق اول روافض کو جو منکر جواز بیس رکعت کی ہیں اگر یہ مجیب اہل اسلام سے خارج کرتا ہے تو البتہ یہ قول اسکا صحیح ہے ورنہ اسکو یوں کہنا چاہیئے تہا کہ کسی نے اہل سنت میں سے اس امر میں آجتک خلاف نہیں کیا ہی بحر العلوم نے شرح مسلم میں لکھا ہے الصحیح عند الحنفیۃ انہم لیسوا کفاراً حتی تقبل شہادتہم الا الخطابیۃ یعنی صحیح نزدیک حنفیوں کے یہ ہے کہ روافض نہیں ہیں کافر یہانتک کہ قبول کی جاتی ہے گواہی اونکی سوائی خطابیہ کہ ایک فرقہ ہے

اونہین مین ہی کہ وہ کافر ہین اور بر شق ثانی سنت ہونی بیس رکعت مین بہت لوگون نے خلاف کیا ہی
حنفیہ مین سے خلاف ابن ہمام صاحب فتح القدیر اور صاحب بحر الرائق اور طحطاوی وغیرہم طشت از بام ہے
اور بہت علماء نے تراویح کی مستحب ہونی پر اتفاق اور اجماع بہی نقل کیا ہی اور اجماع استحباب کے خلاف ہی
ساتہہ سنت موکدہ کہنے بیس رکعت کی اس صورت مین یہ اکابر حنفیہ اور سب مستحب کہنے والے تراویح
بقول اس مجیب کی مبتدع ہونگی نعوذ باللہ منہ ١ھ

تتمہ

خاتمۃ الکتاب

مخفی نرہے جو باتین مین تحقیق کیا گیا وہ اوفق بالدلیل تہا اور اگر فرض کیا جاوی کہ قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ما زال بکم الذی رایت من صنیعکم حتی خشیت ان یکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ عذر ہے مواظبت نفس تراویح سے جیسی کہ بعض فقہائے حنفیہ سمجھے ہین نہ اوسکے جماعت کی مواظبت سے جیسا کہ ظاہر ہی اور یہی فرض کیا جاوی کہ تراویح ایک نماز جدا ہی نماز تہجد سے تا کہ مواظبت حکمی تراویح پر فعلاً ثابت ہوا اس صورت مین بہی سنت موکدہ ہونا بیس رکعت تراویح کا ثابت نہوگا اسلئے کہ سنت موکدہ ہونا اوسی مقدار کا ثابت ہوگا کہ جس مقدار کا پڑہنا آنحضرت سے ثابت ہے اور آیندہ کو اوسپر مواظبت سے عذر فرمایا ہی اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے جو ابن حبان وغیرہ نے روایت کی ہی پڑہنا آنحضرت کا اون راتون مین آٹہہ ہی رکعت کو ثابت ہی اور حدیث ابن عباس جو بیس رکعت پڑہنے کے باب مین ہے وہ بالاتفاق ضعیف ہے لائق احتجاج نہین پس اس تقدیر پر بہی بیس رکعت کا سنت موکدہ ہونا ثابت نہوگا سوای آٹہہ رکعت کے ۔ **تمام شد**

ثابت بود [illegible] بیعت [illegible] حضرت [illegible] حضرت عمر [illegible] بیعت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] حضرت عمر [illegible] بیعت

[illegible] بیعت [illegible]

[illegible] بیعت [illegible] سنت [illegible] بیعت [illegible]

[illegible] سنت [illegible] بیعت [illegible]

[illegible] سنت [illegible]

[illegible]

[illegible] سنت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گرچہ نفس بدعت میں بدعت کے معنی ہیں اور بدعت سنت کا عکس ہے آنحضرت کے عہد میں نہیں کیا گیا [illegible] اور امور میں بدعت حقیقیہ اور بدعت

میں جو حدود شرع [illegible] بدعت کے مخترع [illegible] سنت آنحضرت ہونا اسکا حقیقیہ اور [illegible] اور فرض تو اگر

بدعت کا سنت حقیقیہ اور [illegible] ہونا [illegible] ہونا اسکا [illegible] اور وہ جو لکھا گیا ہے [illegible] بدعت کا

[illegible] اور [illegible] حنفیہ کے [illegible] حنفیہ ہونا بدعت کا [illegible]

[illegible] اور [illegible] بدعت کا [illegible] اور [illegible] بدعت [illegible] ہوا اسکے

کا [illegible] بدعت [illegible] بدعت [illegible] حضرت عمر [illegible] سنت

[illegible] ہونا بدعت کا [illegible] حضرت عمر [illegible] بدعت [illegible]

[illegible] بدعت [illegible] روایت صحیحہ [illegible]

[illegible] ہو جانا ثابت نہیں [illegible] سنت میں [illegible] اسکا قول مخالف [illegible]

کتب [illegible] بعض فقہا نے [illegible] بدعت سنت [illegible]

ظاہر ہے [illegible] سنت [illegible] بدعت [illegible] سنت آنحضرت اور

سنت [illegible] حدیث سے

[illegible] صحیح مسلم

[illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] حنفیہ [illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible]

دفع پیاس سے ہو جاویگا اگر آپ نصف نیت کو دھات میں رکھیں گے تو ایسے باندھ نکلیں گے فقط والسلام

راقم
بندہ امداد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرما بعد السلام علیکم واضح ہو بار بار لکھا گیا جو آپ کلام خدا کو سمجھ کر پڑھا کریں لیکن آپ نے سمجھ جو جا بجا ہیں ان سے ہوگا تو یہ ہیں اور ذوق تصحیح اوقات فرماتے ہیں عبارت

درمختار اور طحطاوی تحقیق مسائل میں بار بار پڑھ لیا کریں حدیث میں ان صاحبوں کی جو مشتبہ ترجمہ عبارت عربی سلیس کا نہیں ہے نہ اور یہ ہیں معنی کے ہندی کرتے ہیں اور پیر کو سوا اس کے

مجیب اور پیر کو محمد یوسف صاحب کے فتوی طلب سے بیان کرتے ہیں اور تم نے کو فتوی مسئلہ تراویح کا مولوی سعد اللہ صاحب سے طلب نہیں بنائی نسبت اس طلب کے طرف

راقم نے اقرار یہاں مولوی سعد اللہ صاحب کا ابھی ایک مسلم کے پاس دیکھا گیا تھا اور جو یہ اعتراض لکھ کر یہاں مولوی سعد اللہ صاحب کے بھیجی تھی سو وہ مولوی اللہ مہدود

نے آدمی جو اہل سنت علم ابنا ظاہر کیا ہے کہ لکھا ہے جو اہل سنت کا یہ قول نہیں حضرت امام حسین حق پر تھے اور مقتول ظلما ہوئے یہاں آپ کو الزام

دیا گیا ہے جو اگر معنی سواد اعظم کے بھی یہوں جو آپ سمجھے ہیں تو ظاہر ہے کہ سواد اعظم اس معنی کر طرف یزید کی تھا پس ازین امیر رغم کی حق بہ

جانب یزید ہونا چاہیے لہذا یہی بداہتاً جمیع مسئلہ میں ایک طرف ابو حنیفہ ہوں اور ایک طرف ائمہ ثلثہ تو اور ہمیں جانب سواد اعظم

نہ جانب ائمہ ثلثہ ہیں ایسی صورت میں آپ پر ترک تقلید ابو حنیفہ واجب ہوگی ان الزامات کے جواب میں نے [illegible] لکھنا کیا مفید ہے

علم و فضل اگر اس درجہ کو پہنچا ہے جو ترجمہ کی لفظ اقام پر جو جرح کیا کہ معنی تو قیام نہیں ہیں اپنے زمانہ خاصہ باب افعال کا ہے کہ

معنی تفعیل کے آتا ہے پیچ کچھ کو پڑھا ہے کیا یہ اس خاصہ سے بیچ کچھ ہیں آپ نے [illegible] جو مادہ باب تفعیل سے کس معنی میں آتا ہے ضرور ہے

کہ اور نہیں معنی میں باب افعال سے بھی آئی معلوم نہیں کہ کس معانی سے اس بیچ کچھ سمجھا ہے اور صفحہ ۱۸ [illegible] رسالہ میں جو عبارت

اسد بن عمر سے سنت موکدہ ہونا لکھا گیا ہے اور میں تفصیل پر [illegible] لفظ ہوا ہوا اس عمر کا [illegible] ہوجاتا ہے تشریح سنت کا سنت

موکدہ ہونا کس صورت سے ثابت نہیں ہوتا ہے اسی صاحب کے سنت موکدہ ہونا نفس تراویح کا ثابت ہو جاوے تو اس کو کیا مفید ہے

ترتیب رکعت ای سنت موکدہ نہیں کا ثابت ہے اور اس سنت عمریہ کا جس کو حضرت نے اچھا کہا سنت موکدہ ہونا کیونکر

لائق تسلیم کے ہو سکتا ہے اور کوئی [illegible] سکا فافہم نہیں ہوا کہ طحطاوی [illegible] غیرہ میں دو رکعت [illegible] وہ تعیین [illegible] سنت [illegible]

سکتا ہے کیونکہ ارشاد ہوا شرطی انتہی سو ارشاد ہوا [illegible] ہو کر [illegible] ماننے تھا فقط کی سنت تعریف میں ہوا اور یہ کہ

ہونا شرطی اپنے کتاب کا مطلب نہیں معنی میں کسی سنت علاوہ کا نام لے دریں اور کسی کسب اصول کا گذر زیادتی میں اور

نہیں عبارت سنت نقیضہ کے الفاظ کروں میں بھی نہیں مطلب غرض امام کے جمہور سنت مؤکدہ ہوئی میں جماعت اکثر صحیح مسلم کو اعتبار کسی بار

نیز البیت خلفائے بیس رکعت کو اور جنس بر خلاف جمہور البیت صلوٰۃ آٹھ رکعت پر جماعت سنت مؤکدہ ہو سے گذرا قرآن و سادہ درست

نہیں رفت قسم جو کہ تمام تعریف آنحضرت کے بار تہجد اور بار تراویح میں منع سمجھا کہ مستند رائے اس لئے تکملہ شاہ عبد العزیز

نے بھی تعریف بیان ہی حال مفتی سعد اللہ کا فتویٰ دیکھا اور یہ سمجھا ہمارا مستند ہی کی مستند مفتی سعد اللہ کی موقت اور کی رحم کے

شاہ عبد العزیز میں اور صحیح مسلم و صحیح کسی روایت تہجد میں آنحضرت مسلم بر صاحب رد المختار کی سمجھی ہے فی اول صحیح ہونا لازم ہیں بیان

بر اور صاحب قاموس نے سفر السعادات میں لکھا ہی نسخہ صحیح مانا اور شیخ عبد الحق اکثر مستند نے ترجمہ مشکوٰۃ میں بلدی ہمارا کر کے

از انست منسوخ در آنحضرت باقی ماند تا آنکہ عمر صحیح ذلک فی موضعہ انتہی اور کہ نہیں ہو سکتا ہی [illegible] رمضان نہیں اب تہجد

سے [illegible] میں ہوں اور غیر منصوص [illegible] رکعت میں چار رکعت تراویح پر بنا ہے [illegible] منصوص ہی اور بطور

تخصیص تعمیم کے ارباب [illegible] عقد باب روایات سے علیحدہ کر دیا گیا ہو تو اس سے نیت قیام رمضان کے ساتھ قیام کیا

کے ثابت نہیں ہو سکتی صحیح اپنی میں [illegible] کے ابن [illegible] قیام اللیل میں صلوٰۃ تراویح کے اللہ جل جلالہ فرماتا [illegible]

نام [illegible] جو کہ [illegible] دیگر ہے وہ [illegible] میں [illegible] صلوٰۃ [illegible] صاحب [illegible] ہر [illegible] کا نام نیز

[illegible] اب اپنی [illegible] اسلم [illegible] فقط والسلام